الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ — مرزا غلام احمد
Reg. No. L. CCLXXXVIII
مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ...

ضمیمہ درس قرآن مجید

۲۳ ۔ شوال ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ ؍ اکتوبر ۱۹۱۰ء مطابق ۱۲ ۔ کتک ۱۹۶۷

(جلد ۹) — نمبر ۱۵ و ۵۲

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم — ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ — نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

الحمد للّٰہ

کہ اس پرچہ کے ساتھ اخبار بدر کا جلد ۹ ختم ہوا ۔ جلد دہم کا پہلا پرچہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰؍ نومبر ۱۹۱۰ء کو نکلیگا ۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ۔ ۱۹۰۸ء میں اخبار کے سخت مقروض ہو جانے کے سبب معزز خریداران اخبار سے دو ماہ کے چندہ کی امداد اس صورت میں لی گئی تھی ۔ کہ بدر کا سال بجائے دسمبر کے اکتوبر کے آخر میں ختم ہوا ۔ اس واسطے جو صاحبان سال کے سال چندہ دیتے ہیں ان کی رقم چندہ اب ۳۱؍ اکتوبر کو ختم ہو جاتی ہے اور یکم نومبر ۱۹۱۰ء سے نیا حساب شروع ہو جاتا ہے ۔ سال جدید کی قیمتوں کی وصولی کے واسطے

یکم دسمبر ۱۹۱۰ء کا پرچہ

وی پی ہوگا

اُمید ہے کہ سب احباب وصول کر کے مشکور فرماوینگے ۔

جلسہ سالانہ

یہ فیصلہ ہوگیا ہے ۔ کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان میں دسمبر کے آخر میں انشاء اللہ تعالیٰ منعقد ہوگا ۔ احباب کو ابھی سے طیاری شروع کرنی چاہیئے ۔ مگر اخبار کی قیمت کی ادائیگی اُن دنوں پر ملتوی نہ رکھیں بلکہ وی پی وصول کرلیں اس میں طرفین کو آرام رہے گا ۔ جلسہ کے ایام بہت مصروفیت کے ہونگے ۔ دفتر میں بیٹھ کر حساب کتاب کرنے رہنا ان دنوں مشکل ہوتا ہے ۔

لاہور میں انگریزی لیکچر

مسٹر عطاء الرحمٰن صاحب احمدی ایم ۔ اے پروفیسر راج شاہی کالج بنگال نے ۱۸ ؍ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو بعد نماز مغرب محمڈن ہال لاہور میں ایک خاص شاندار جلسہ کے درمیان ایک لیکچر انگریزی زبان میں دیا ۔ جس کا مضمون تھا ۔ اسلام اور موجودہ زمانہ ۔ لاہور کے تمام معززین وکلاء و رؤساء جمع تھے ۔ ہال اور گیلری بالکل بُھرے تھے ۔ معزز سامعین بہت محظوظ ہوئے ۔ معزز لیکچرار نے بدلائل اس بات کو ثابت کیا کہ مذہب انسانی زندگی کا ایک ضروری جزو ہے اور اسلام ہی ایک مذہب ہے ۔ جو ہر وقت اور ہر حالت انسانی کے مناسب حال ہے اس سے فیض یافتہ قوم ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف رکھتی ہے اور اہل اسلام کے تنزل کا یہی سبب ہے کہ اُنہوں نے اپنے دین سے لاپرواہی کی اور دین کی طرف ہی توجہ کرنے سے وہ پھر ترقی پکڑینگے ۔ جناب میراں بخش صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے معزز لیکچرار کی خاطر دوسرے دن چند احباب کو ایک ڈنر کی دعوت دی ۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب

حیدر آباد سے چندہ وصول کر کے جس کی تعداد قریباً ... مبلغ پانچسو تک پہنچ گئی ہے بمبئی کیطرف غالباً تشریف لیگئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی محنت و مشقت میں جو اس پیرانہ سالی میں وہ دین کی خاطر اٹھا رہے ہیں ۔ برکات نازل فرماوے اُمید ہے کہ احباب ہر جگہ ان کے واسطے چندہ دینے میں دل کھول کر کوشش کرینگے ۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بسبب اسہال کی تعلیل ہو گئی اب بنسبت سابق بفضلہ تعالیٰ آرام ہے ۔ حضرت اُمّ المومنین بمعہ صاحبزادگان چند روز کے واسطے امرتسر میں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے پاس تشریف لے گئی ہیں ۔

درس قرآن شریف صبح اور شام برابر ہوتا ہے ۔ طلباء کالج اور حصہ دار العلوم کے بورڈنگ میں چلا گیا ہے ۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب یہاں قادیان میں تشریف فرما ہیں ہنوز ان کے مقدمہ کے متعلق کوئی کاروائی گورنمنٹ نے نہیں کی ۔ ڈاکٹر عبد المجید صاحب نجیب آبادی کی تشریف آوری سے مہاجرین کی جماعت میں ایک قابل قدر اضافہ ہوا ہے ۔ اللہ تعالیٰ انھیں استقلال بخشے ۔ بورڈنگ کی عمارت سُرعت سے طیار ہو رہی ہے لیکن ناظمان عمارت روپیہ کیواسطے فکرمند ہیں ۔ مستری قاضی اکمل صاحب آف گولیکی آجکل ان گولیکی ہیں ۔ اگلے جمعہ تک انشاء اللہ واپس آجاوینگے ۔

عاجز راقم لاہور گیا تھا ۔ ۲۵ سے ۲۸ ؍ اکتوبر تک قادیان سے غیر حاضر رہا ۔

شیخ غلام احمد صاحب آجکل ضلع ہوشیار پور میں وعظ کر رہے ہیں ۔ وہاں سے منٹگمری جاوینگے ۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو

دفتر اخبار بدر میں ایک محرر کی ضرورت ہے ۔ جس کو اردو اور انگریزی دونوں خط لکھنے میں ...

(بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوپی کے چار شہر

(میرٹھ - کانپور - اٹاوہ - لکھنؤ)

حمد و نعت سب حمد اس مالک عالمیان کیواسطے ہی جس نے بے شمار اقسام کی مخلوق کو پیدا کر کے ایک حسن انتظام کے ساتھ سجایا اور انسانونکو اس نمائش گاہ مین گھومنے اور اپنے خالق و مالک معبود حقیقی کی طاقت اور حکمت کے عجائبات دیکھ کر اس کے آگے سر جھکانے کی توفیق عطا فرمائی - فالحمد للہ۔

ثم الحمد للہ۔

کہ ہم نے اس عجائب خانہ مین نہ صرف مادی اشیاء کے مال کو دیکھا بلکہ انسانی قوے کے اعلیٰ نشو و نما کے اکمل واتم وجود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ہم جنسون مین پاکر مرتبہ انسانی کی فضیلت کا مشاہدہ کیا۔

اسباب سفر امابعد - ناظرین کو معلوم ہو کہ کان پور مین ایک مدرسہ الٰہیات ہو - جو کہ ایک مہذب اور فہیم اور متمول جماعت سوداگران کی ہمدردی اسلام کا نتیجہ ہو اس جماعت نے اپنے سالانہ جلسہ مین شامل ہونے کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح کو دعوت دی تہی حضور کا جانا تو مشکل تھا آپنے اپنے چند خدام کو بھیجنا پسند فرمایا - کان پور کے قریب ہی اٹاوہ مین انجمن ہدایت الاسلام کا بھی جلسہ تھا وہان سے بھی خط آچکا تھا کہ قادیان سے چند علماء بھیجے جاویں - میرٹھ کے مسلمان جو جناب مولوی خواجہ کمال الدین صاحب کے پراثر لیکچر سن چکے تہے اب پھر مُصر ہو رہے تھے کہ خواجہ صاحب دوبارہ میرٹھ مین لیکچر دین - جب یہ سب معاملات حضرت امیر کی خدمت مین پیش ہوئے تو آپنے حکم فرمایا کہ خواجہ صاحب اُن مقامات پر پہنچ کر لیکچر دین - اور چونکہ سفر مین اکیلے آدمی کا جانا مناسب نہین ہوتا - اسواسطے ان کے ہمراہ جانے کے لئے مولوی صدر دین صاحب بی - اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام تجویز ہوئے اور نیز مولوی سید سرور شاہ صاحب کو بھی حکم ہوا جب یہ قافلہ روانگی کے لئے بالکل طیار تھا - تو مجھے بھی حکم دیا کہ اس قافلہ کے ہمراہ جاؤن - تین بجے کو تھے - اور اکّا طیار تھا اور وقت تنگ - مگر بفضلہ تعالیٰ دل تنگ نہ تھا جس حالت مین بیٹھا تھا اُسی مین اُٹھ کھڑا ہوا اور چل پڑا - قادیان سے چلنے کے وقت ہم تین تھے - باتفاق مولوی سرور شاہ صاحب کو اپنا امیر تسلیم کیا - جنھون نے نہ صرف امارت کا حق ادا کیا بلکہ نمازون مین امامت بھی کرا کر ہمارے لئے صدر دین بن گئے اور رفیقانِ راہ کی خدمت بھی اس طرح ادا کرتے رہے کہ گویا اس سفر مین ان کا بڑا مقصد یہ تھا کہ:۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

والی مثال کو عملی رنگ مین صحیح ثابت کر کے مخدوم صادق بن جائین۔

لفظ کالو کی تعبیر جب ہم یہان سے روانہ ہوئے تو لاہور کے ایک احمدی بھائی میان کالو نام اگہ مین بٹالہ تک ہمارے رفیق راہ تھے اُن کے نام کے متعلق کچھ تذکرہ تھا کہ ایسا نام رکھنا مناسب ہے یا نہین تب مجھے اپنا ایک پورانا خواب یاد آیا اور اسکی تعبیر جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تہی - چونکہ وہ علم رویاء مین ایک نیا اضافہ ہے اسواسطے اسکا بیان خالی از حکمت نہ ہوگا اور وہ یہ ہے کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص جس کا کالو نام ہے ہمارے زنانخانہ مین بے تکلف اندر آگیا ہے اور میری بیوی نے اُس سے پردہ نہین کیا ظاہر ہے کہ ایسی حالت ایک غیور مرد کے واسطے کہان تک قابل برداشت ہی جس کے گھر مین خاندانی عادت سخت پردہ قائم رکھنے کی ہو اسواسطے اس نظارہ سے مجھے ایسا غصہ آیا کہ بسبب رنج کے مین کانپ اُٹھا اور بیدار ہو گیا - اس خواب کے نظارہ نے مجھے ایسا متوحش کر دیا - کہ مجھ کو اُس مکان سے بھی نفرت ہوگئی جسمین وہ خواب دیکھا تھا اور مین نے ارادہ کیا کہ اُس مکان کو چھوڑ دون کیونکہ وہ کرایہ پر لیا ہوا تھا - جب مین نے اپنی بیوی سے اس کا ذکر کیا تو اس نے مجھے مشورہ دیا کہ خوابون کی تعبیرین ہوتی ہین - ظاہر پر حمل نہین ہوسکتا - چونکہ مکان بظاہر ہر طرح سے آرام دہ ہے اسواسطے اتنی بات پر چھوڑ دینا مناسب نہین - آپ پہلے اپنا خواب بخدمت حضرت مسیح موعود قادیان لکھ بھیجین - اور اس کی تعبیر دریافت کرین پھر جو وہ ارشاد فرماوین گے - اسکی تعمیل ضروری ہوگی - مجھ کو یہ مشورہ پسند آیا اور مین نے حضرت کی خدمت مین اُسی روز ڈاک مین خط بھیجا - خواب کی ساری کیفیت عرض کی - اور اپنا ارادہ متعلق تبدیل مکان بھی لکھ دیا - جس پر حضرت مرحوم و مغفور کا جواب آیا کہ اس خواب پر مکان تبدیل نہ کرین - اگر آپکے گھر مین حمل ہے تب اسکی تعبیر یہ ہے کہ آپکے گھر مین لڑکا پیدا ہوگا - کالو - کالا - دراصل عربی لفظ ہے جس کے معنے ہین - نگاہ رکھنے والا - یہ خدا تعالیٰ کا نام ہے - کالو کے گھر مین آنے کی یہ تعبیر ہے - کہ اللہ تعالیٰ اس مشکل مرحلہ حمل مین آپ کی بیوی کا نگاہبان ہوگا - اور فرزند نرینہ عطا کریگا - حسنِ اتفاق سے اُن دنون ہمارے گھر مین حمل تھا - جسکی حضرت صاحب کو کوئی خبر نہ دیگئی تہی چنانچہ اسی تعبیر کے مطابق ایام حمل کے پورا ہونے پر میرے گھر مین لڑکا پیدا ہوا - رویاء کی تعبیر کرنا بھی ہر کسی کا کام نہین - خدا کے خاص بندون کو یہ علم بخشا جاتا ہے۔

سابقین کا درجہ کیون بڑا ہے میان کالو سے معلوم ہوا - کہ اُن کے سلسلہ احمدیہ مین داخل ہونے کے محرک برادرم میان عبد العزیز صاحب پسر میان چراغ الدین صاحب تھے - حضرت مرزا صاحب مرحوم کے دعوے کے ابتدائی ایام مین جب کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت کا جوش لاہور مین بہت بڑھا ہوا تھا اُن دنون میز میان عبد العزیز صاحب کی آمد و رفت میان کالو کی دوکان پر تھی - وہی چند روزہ صحبت میان کالو کو اس رنگ مین رنگین کر گئی - مجھے اس پر خیال آتا ہے کہ ابتداء مین جو لوگ کسی سلسلہ حقہ کے ساتھ شامل ہوتے ہین اُن مین کا ہر ایک فرد اپنے دنیوی کاروبار کے علاوہ مشنری کا فرض بھی ادا کرتا ہے - اور دوسرون کو راہ ہدائت پر لاتا ہے - سابقین کی فضیلت کا یہ بھی ایک سبب ہے۔

میرٹھ ۹ر اکتوبر کو شام کی گاڑی پر بٹالہ سے ریل مین بیٹھ کر ۱۰ر اکتوبر کو دوپہر کے قریب ہم میرٹھ پہونچے جہان خواجہ صاحب کا دوسرا لیکچر ختم ہو چکا تھا - میرٹھ مین جناب خواجہ صاحب کے دو لیکچر ہوئے - شہر کے قریب ایک کوٹھی کے وسیع احاطہ مین شامیانے لگا کر وہ لیکچر گاہ بنایا گیا تھا اور شہر کے معزز تعلیم یافتہ اور عوام جناب خواجہ صاحب کے لیکچر سُننے کے واسطے نہائت شوق سے جمع ہوئے تھے جنھون نے اسلام اور بانی اسلام کی تائید مین مفید اور قابل قدر معلومات حاصل کر کے اپنے ایمانون مین ترقی کی

خدا مبارک کرے خواجہ صاحب کے لیکچر کے خاتمہ پر ہم نے کانپور چلا جانا تھا - لیکن اُسی شام کو مخدومی مکرمی شیخ محمد حسین صاحب سب جج میرٹھ کی دختر نیک اختر کا نکاح تھا اسواسطے باصرار تمام اُنہون نے ہم کو ٹھہرالیا اور کانپور تار دیا گیا - بعد عصر رسم نکاح

سرانجام پائی۔ قاضی صاحب نے نکاح پڑہا۔ دُعا کیگئی۔ معزز حاضرین میں مٹھائی تقسیم ہوئی۔ کوئی کام خلاف شریعت نہیں ہؤا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو طرفین کے واسطے موجب نزول برکات کرے۔ آمین۔

ہمارے علماء پر خدا رحم کرے

اس نکاح کے متعلق ایک امر قابل ذکر ہے جب زنانخانہ سے وکیل اور گواہ آگئے اور قاضی صاحب ان سے دریافت کر چکے اور دُولھا میاں کی رضامندی بھی حاصل ہو چکی اور قاضی صاحب خطبہ پڑھ رہے تھے تو ایک مولوی صاحب اپنی جگہ سے اُٹھ کر درمیان میں آکودے اور قاضی صاحب کو خطبہ کے درمیان روک دیا اور فرمانے لگے کہ یہ طریق نکاح جائز نہیں بلکہ اِس طرح ہونا چاہیئے اور اُس طرح ہونا چاہیئے۔ پہلے تو مولوی صاحب کو نرمی سے سمجہایا گیا کہ اگر آپ کو کسی مسئلہ میں علماء کے ساتھ کوئی اختلاف ہے تو اُس کے تصفیہ کا یہ وقت نہیں۔ سب نکاح اسی طرح پڑھے جاتے ہیں آپ نکاح ہونے دیں۔ بعد میں قاضی صاحب کے ساتھ الگ بیٹھ کر اور دوسرے علماء کو جمع کر کے اس پر بحث کر لیں مگر وہ نرمی اور محبت کو کہاں ماننے والے تھے اور اکڑنے لگے۔ کہ میں کتاب دکھا سکتا ہوں۔ یہ کر سکتا ہوں وہ کر سکتا ہوں۔ آخر ناظمان جلسہ نے سختی کے ساتھ اُن کو وہاں سے اُٹھایا۔ بعد میں معلوم ہؤا۔ کہ یہ صاحب مولوی احمد رضا صاحب بریلوی کے فرزند ہیں وہ مولوی احمد رضا صاحب جو اختلافی مسائل کے نکالنے اور ان پر شور وغل مچانے کے سبب بہت مشہور ہیں۔ خدا رحم کرے ہمارے علماء پر۔ اور اُن کو حکمت کے ساتھ موعظت کی فہم عطاء فرماوے۔ آمین۔

کان پور

میرٹھ سے ہم ہر چہار اکھٹے ہو کر کان پور ۱۱ اکتوبر کی صبح کو پہونچے۔ اور اُسیوقت جلسہ مدرسہ الٰہیات میں شامل ہُوئے۔ جلسہ کا پنڈال بہت وسیع نہایت خوشنما اور شاندار بنایا گیا تھا۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کی

پریزیڈنشل تقریر

ہو رہی تھی۔ صاحبزادہ صاحب نہایت فصاحت کے ساتھ مسلمانوں کو ان کے قومی اور مذہبی فرائض کی اداگی کی طرف متوجہ کر رہے تھے انھوں نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک عالم باعمل آدمیوں کو جو اس کی عبودیت کے اعلیٰ فرائض کو کماحقہ ادا کرتے ہیں زمین میں اپنا خلیفہ بناتا ہے انسان کو چاہیئے کہ سعی کر کے رضائے الٰہی کو حاصل کرے۔ اِس زمانہ میں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو عملی نمونہ دکھائیں۔ عربی کے منتہی طلباء کو علی گڑھ کالج میں بھیجکر سائنس کا رنگ دینا چاہیئے تاکہ وہ پورے طور پر آیندہ نسلوں کے مُعلم بن سکیں۔ ہمارے پاس بنی بنائی انجمنیں جمعہ۔ عید۔ اور حج کے دن موجود ہیں جہاں مسلمان بِن بُلائے نہایت سادگی اور اخلاص کے ساتھ خود بخود جمع ہو جاتے ہیں۔ عُلماء کو چاہیئے کہ ان مجمعوں سے فائدہ اُٹھاویں۔ اور قومی ضروریات کا احساس مسلمانوں کے اندر پیدا کریں۔ ہمارے عُلماء ہمارے سردار ہیں وہ ہمارے کمانڈر ہیں۔ ہم ان کے فوجی سپاہی ہیں۔ آخر ہمارے بزرگ ریلوں پر بھی تو سوار ہوتے ہیں اور ان کی سواری کو ہانکنے والے انگریز ہوتے ہیں کیا حرج ہے جو ان مشکلات کے زمانہ میں وہ اپنی ایک سواری کا ڈرائیور ہمیں قبول کر لیں۔ اخیر آپ نے اپنے والد ماجد کے یہ اشعار پڑھ کر قوم کو عُلو ہمتی کی طرف اُبھارا۔

کریں محنت تو ایسی دیکھ کر سب دنگ ہو جائیں
جو سجدے میں جھکیں تو خاک کے ہمرنگ ہو جائیں
نہ ہوں دلدادہ دنیا پہ نہ اس سے تنگ ہو جائیں
نہ دب کر صُلح کر بیٹھیں نہ گرم جنگ ہو جائیں
ضرورت مقتضی ہو جس قدر اتنا تعلق ہو
نہ اظہار تکبر ہو نہ پروائے تملق .. ہو

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حافظ احمد اللہ صاحب آنریری سکرٹری انجمن نے مدرسہ کی

سالانہ رپورٹ

پڑھی۔ جو ہر طرح سے قابل تشفی تھی۔ مدرسہ کا چندہ اس سال چودہ ہزار کے قریب جمع ہُوا۔

مدرسہ میں سنسکرت اور بھاشا بھی پڑھائی جاتی ہے غیر مذاہب کے مقابلہ میں چھوٹے چھوٹے رسالجات بھی تصنیف کر کے شائع کئے جاتے ہیں آمدنی کا ذریعہ سب سے زیادہ کانپور کے تاجران چرم ہیں جنھوں نے اپنے مال کی درآمد اور برآمد پر ایک حصہ مدرسہ کے واسطے مقرر کر رکھا ہے۔ مختلف اسلامی اخبارات اور رسالجات بھی طلباء کے مطالعہ کے واسطے منگوائے جاتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز اُردو اب تک منگوایا نہیں گیا علم کلام کا رُخ تاحال زیادہ تر آریوں کو مدّنظر رکھے ہوئے ہے کیونکہ اس علاقہ میں آریاؤں کی شورش حد سے بڑھ رہی ہے۔ رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہُوا۔ کہ ابتدا میں اس مدرسہ کی مخالفت بھی بہت کیگئی تھی مگر اب وہ مخالفت بہت دھیمی پڑ گئی ہے۔ جناب مولوی عبد القادر آزاد سبحانی صاحب جس قدر محنت و مُشقت کے ساتھ مدرسہ کی خدمت انجام دے رہے ہیں اس کا خصوصیت کے ساتھ رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے۔ سنسکرت پڑہانے والے صاحب ایک پنڈت ہیں جو بہت قلیل تنخواہ پر اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں مدرسہ کی لائبریری میں چار سَو سے زائد کتابیں ہیں۔

میں یہ مضمون لکھ ہی رہا تھا کہ مجھے کانپور سے ایک مراسلت پہونچی ہے جس سے ظاہر ہُوا کہ مدرسہ الٰہیات نے اپنے انتظام کے ماتحت ایک اسلامی مشنری سوسائیٹی بھی قائم کی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مراسلت کو بھی اسی جگہ درج اخبار کر دیا جائے۔

محمڈن مشنری سوسائیٹی یا اسلامی مبلغین کی جماعت

غالباً ملک و قوم کو مدرسہ الٰہیات کے وجود اور اس کے مقاصد سے بیخبری نہیں ہے۔ ہاں ممکن ہے کچھہ حصّہ کو اس کے برکات سے لاپروائی ہو مگر اُمید لگائی جاتی ہے کہ مدرسہ کی متواتر عملی کارنامے رفتہ رفتہ اس لاپروائی کو بھی دور کرنے میں کامیاب ثابت ہونگے۔ قوم کو معلوم ہے کہ مدرسہ کا اصلی مقصد یہ ہے کہ محمڈن مشنریز یا اسلامی مبلغین کی جماعت تیار کر کے اشاعت اسلام کے صیغہ کو باقاعدہ انجام دیا جاوے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے دو سال تک طلباء کو اشاعت اسلام کے متعلق ضروری علوم کی تعلیم دیجاتی رہی اس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ ۷ طالب علم فارغ التحصیل ہوئے اور انھیں دنوں میں ان کے عطاء سند کا ایک عظیم الشان جلسہ قرار پایا تھا جس سے قوم کو بخوبی واقفیت حاصل ہو چکی ہے لیکن ابھی مدرسہ کا اصلی مقصد پورا نہ ہؤا تھا۔ کیونکہ وہ تعلیم کو عمل کا صرف آلہ سمجھتا ہے نہ کہ مقصود بالذات اور نصب العین بلکہ اس کا مقصد اور فرض اس وقت پورا ہوتا۔ جب وہ اشاعت اسلام کے کام میں عملی حصّہ لینا شروع کرتا۔ اور حق یوں ہے کہ یہی مدرسہ کی زندگی کا زرین دور ہو سکتا ہے اس نقطہ پر پہنچ کر افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ کہ بد قسمتی سے مسلمانوں میں اب تک کوئی باقاعدہ محمڈن مشنری سوسائٹی قائم نہیں ہے جو کہ مسیحین سوسائیٹیوں کی مانند باضابطہ طور پر ترویج دین کا کام انجام دے اور قوم کو اس پر کافی بھروسہ بھی ہو۔ ورنہ مدرسہ کی خاموش اور اتحاد آمیز پالیسی کا پہلا فرض یہ ہوتا کہ اپنے طلباء کو اس مرکز سے متعلق کر کے اپنے عملی کاموں کو اسی جماعت کے ہاتھوں میں دیدیتا۔ اس مجبوری سے اس کو اشاعت اسلام کے عملی صیغہ کو اپنے ہی ہاتھوں میں لینا پڑا۔ اور آج وہ مُبارک

دن ہی۔ مدرسہ الٰہیات کانپور قومی ضروریات کے لحاظ سے محمڈن مشنری سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ کل فارغ التحصیل طلبار کو اس نے کافی تنخواہوں پر ملازم رکھ کر سات مختلف مقامات تبلیغ و ترویج کے لئے اُن کے سپرد کر دئے۔ ان مشنریوں کا یہ فرض ہوگا کہ اپنے اصلی مقاصد کے ضمن میں گورنمنٹ انگلشیہ کی برکات اور خوبیوں کو پبلک پر ظاہر کرتے ہوئے تاج اور تخت کی وفاداری دلوں میں مرکوز کرائیں۔ اتحاد و اتفاق قائم رکھنے کے لئے یہ قاعدہ رکھا گیا ہے کہ مشنریز اپنے مقامی انجمنوں سے بلامعاوضہ کے تعلق ارتباط قائم رکھیں گے۔ اور کبھی اپنے کو اُن سے علیحدہ نہ سمجھیں گے۔ ہاں اُن کا اصلی اور گہرا تعلق اپنے مرکز مدرسہ الٰہیات سے رہیگا اور وہی ان کے لئے بحیثیت محمڈن مشنری سوسائٹی کے تمام ضروریات کو انجام دیگا۔ ہم اس مبارک سوسائٹی کے قیام کی اطلاع دیکر اپنی قوم کو اس سے روشناس کرانا چاہتے ہیں اور اُمید لگائی جاتی ہے۔ کہ اس مفید اور عظیم الشان مقصد سے پوری دلچسپی ظاہر کریگی۔

حافظ احمد اللہ آنریری سکرٹری مدرسہ الٰہیات کانپور

خواجہ صاحب کی تقریر

اس جلسہ کا پروگرام پہلے سے طیار ہو چکا ہوا تھا اور چونکہ ہماری طرف سے کوئی خط و کتابت ناظمانِ جلسہ کے ساتھ اس بارے میں نہ ہوئی تھی اس واسطے خواجہ صاحب کے لئے کوئی وقت نہیں رکھا گیا تہا۔ اس امر کا ذکر روانگی سے پہلے یہاں بھی ہوا تھا کہ کانپور والوں سے خط و کتابت تو کوئی نہیں ہوئی۔ وہ ہمیں کیسے وقت دینگے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ آپ توکلاً علی اللہ چلے جائیں خدا تعالیٰ سب سامان کر دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور

حضرت موصوف کا فرمانا اسطرح پورا ہوا

کہ اُسی دن بعد ظہر کے اجلاس میں سب سے اول جس بزرگ کی تقریر تھی وہ تشریف نہ لا سکے اور ان کی جگہ ایک گھنٹہ حضرت مولوی خواجہ کمال الدین صاحب نے تقریر کی۔ صدر نشین جلسہ جناب صاحبزادہ صاحب بالقابہ نے خواجہ صاحب کو بدین الفاظ پبلک کے سامنے انٹروڈیوس کرایا کہ اب ایک ایسے بزرگ آپ صاحبان کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں جو کہ بے انتہا مذہبی جوش اپنے اندر رکھتے ہیں۔ جنہوں نے مذہب کے متعلق بہت قیمتی اور اعلےٰ پایہ کی معلومات حاصل کئے ہیں اور بزرگان دین کی وہ ایک اعلیٰ مثال ہیں۔ خواجہ صاحب نے بعد تشہد۔ درود شریف۔ اول اس امر کی تشریح کی کہ علم تاریخ کیوں پڑھا جاتا ہے اس سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کی تاریخ پڑھ کر ہم کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں وہ کونسا نسخہ کیمیا تھا جس نے پچیس سال کے اندر عرب کی کایا پلٹ دی وہ یہی نسخہ

قرآن شریف

تھا۔ اسی نے مسلمانوں کو ترقی دی اور اسی کے چھوڑنے سے وہ ہلاکو کے زمانہ میں ہلاک ہوئے۔ ہلاکو مسلمانوں کے واسطے ایک تنبیہہ کا کوڑا تھا۔ آخر وہ خود بھی مسلمان ہوگیا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے آریہ بھائیوں کا بھی آخر وہی انجام ہوگا جو ہلاکو کا ہوا۔ وید اور انجیل اور توریت کو میں نے پڑھ کر دیکھ لیا ہے اُن میں کچھ بھی نہیں رکھا۔ قرآن شریف کو پڑھو۔ سمجھو اور اسپر عمل کرو۔ اسی کے ذریعہ سے تم سب مذاہب پر غالب آؤ گے۔ آخری کتاب وہی ہو سکتی ہے جو تمام مدارج انسانی کی ضروریات کو پورا کر سکے اور وہ بجز قرآن شریف کے اور کوئی نہیں ہے

اپنی تقریر کے اخیر میں خواجہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے مبلغ پچیس ۲۵ روپے مدرسہ الٰہیات کو اس طالب علم کے واسطے پیش کئے۔ جو امتحان آخری میں سب سے اول رہا۔

پریزیڈنٹ صاحب نے خواجہ صاحب موصوف کی تقریر پر ریمارکس کرتے ہوئے فرمایا کہ خواجہ صاحب کے الفاظ اور لب و لہجہ سے سچی محبت اور سچا خلوص اسلام ظاہر ہوتا ہے ان کے بیان سے واضح ہے کہ ان کے مذہبی معلومات کا خزانہ کیسا وسیع ہے وہ قوم کے بہت بڑے محسن ہیں وہ مذہب اسلام کی خاطر بے انتہا تکلیف اُٹھا رہے ہیں۔ میں حاضرین کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مولوی عزیز مرزا صاحب

خواجہ صاحب کی تقریر کے بعد جناب مولوی عزیز مرزا صاحب کی تقریر ہوئی۔ جنہوں نے مسلم لیگ کا سکرٹری ہونے کے سبب ہندوستان کے مسلمانوں کے متعلق اپنے وسیع معلومات سے حاضرین کو متمتع کیا ان کی تقریر میں یہ بیان نہائت ہی دردناک تھا کہ ہند کے بعض علاقوں کے مسلمان اپنے دین سے ایسے ناواقف ہیں کہ نماز کا نام تک نہیں جانتے۔ بلکہ دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کہ:-

مُسلمان یہود

کا رنگ اختیار کرینگے اس پہلو سے بھی ان دنوں میں پوری ہو چکی ہے کیونکہ یہود کی بھی یہ عادت تہی کہ مشرکین کے ساتھ مل جُل کر ان کا مذہبی رنگ اپنے پر لے لیتے تھے۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں قوم کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس وقت ہم کوہ آتش فشاں پر کھڑے ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہم قوم کو اس پستی سے نکالیں۔

دیگر تقریریں

مدرسہ کے فارغ التحصیل طلبار میں سے ایک نے حدوثِ مادی پر تقریر کی۔ اور ایک نے بھاشا زبان میں ایک تقریر کی۔ جس کا تلفظ بالکل پنڈتوں کی طرح تھا۔ رات کو خواجہ غلام الحسنین صاحب نے اس مضمون پر تقریر کی کہ واعظ کیسا ہونا چاہئیے۔ اور اُسکو کیا سامان اپنے پاس مُہیا کرنا چاہئیے۔ انہوں نے فرمایا کہ قرآن شریف نے خود دعوت اسلام کا طریق بتلایا ہے واعظ کو چاہئیے کہ خود عامل ہو بے ریا ہو بے طمع ہو۔ شائستگی کے ساتھ وعظ کرے لوگوں کی سمجھ کے مطابق بات کرے اپنی نوٹ بُک کو مکمل رکھے۔ مولوی حسن نظامی صاحب بسبب کسی قدر علالت طبع کے خود تقریر نہ کر سکے۔ مگر اپنی طرف سے ایک اور مولوی صاحب کو پیش کیا جنہوں نے بہت عمدہ وعظ کیا۔ پھر مولوی احسان اللہ صاحب نے ایک تقریر کی اور خیرات کے کاموں کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ اخیر مولوی حسن الدین صاحب خاموش نے اپنی بھجن منڈلی کی امداد سے قومی گیت گا کر سب کو محظوظ کیا۔

شکریہ

دوسری صبح کو چونکہ ہم نے اٹاوہ آنا تہا اسواسطے ہم شامل جلسہ نہ ہو سکے۔ کانپور کی رپورٹ کو ختم کرنے سے پہلے وہاں کے جلسہ کے ناظمین کا شکریہ کرنا ضروری ہے۔ جنہوں نے ہمیں وہاں شامل ہونے کے واسطے دعوت دی اور تھوڑے سے قیام میں اس قدر خاطرداری کے ساتھ مہمان نوازی کے حقوق ادا کئے۔ بالخصوص حافظ محمد حلیم صاحب پریزیڈنٹ استقبالی کمیٹی۔ منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد۔ حافظ احمد اللہ صاحب۔ محمد اسماعیل صاحب سوداگر۔ جن کے مکان پر ہمارا قیام تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

کانپور میں احمدیان

مجھے یہ بات افسوس سے لکھنی پڑتی ہے کہ خاص کانپور کا رہنے والا

کوئی احمدی ہمیں وہان دکھائی نہین دیا۔ حکیم قربان حسین صاحب بڑے جوشیلے مخلص دوست چند سالون سے وہان رہتے ہین۔ مگر اصل مین اٹاوہ کے رہنے والے ہین۔ بابو معراج الدین صاحب ویٹرنری انسپکٹر اور بابو علی بخش صاحب سب اور سیر نہر گنگ بسبب تعلقات ملازمت کچھ دنون سے وہان رہتے ہین۔ بابو غلام غوث صاحب ویٹرنری انسپکٹر بھی حسن اتفاق سے دورے پر وہان آئے ہوئے تھے۔ ان عزیز دوستون کی ملاقات سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ بابو کبیر الدین احمد صاحب ریلوے گارڈ بھی چند گھنٹون کے واسطے کانپور تشریف لائے تھے۔

مدرسہ الٰہیات مین عبرانی کی تعلیم ہونی چاہیئے

کانپور کے جلسہ کے متعلق اپنی رپورٹ کے خاتمہ سے قبل مین ایک اپنی رائے کا اظہار کر دینا ضروری سمجھتا ہون اور وہ یہ ہے کہ اس وقت تک جو طیاری مدرسہ الٰہیات نے کی ہے اس مین صرف آریاؤن کو ہی مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور چونکہ آریہ قوم کی دریدہ دہنی ہمارے اہل وطن کو بہت ستا رہی ہے اسواسطے مناسب بھی یہی تھا۔ کہ ایسا کیا جاتا۔ اول خویشان بعد درویشان۔ لیکن مذہبی دنیا کے مناظرہ مین آریاؤن کی تعداد کچھ ہستی نہین رکھتی وہ ایک چھوٹا سا فرقہ ہے۔ جو صرف شمالی ہند کے بعض علاقون مین پایا جاتا ہے۔ اس سے باہر نکلکر سب سے زیادہ ٹکر جس مذہب کے ساتھ اسلام کی ہو رہی ہے۔ وہ مذہب عیسویت ہے۔ جو سارے یورپ اور امریکہ مین پھیلا ہوا ہے۔ مولوی عزیز مرزا صاحب نے اپنی تقریر کے دوران مین آریون کے فتنہ کا نام زمینی اور عیسائیون کے فتنہ کا نام آسمانی آفت رکھا ہے اگرچہ ہم خدا تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتے ہین کہ اہل اسلام پر کوئی ایسا فتنہ نہ پڑے گا تاہم اس مین شک نہین کہ اس وقت عیسائی قوم کی مذہبی اصلاح کی طرف توجہ کرنا ہمارے واعظین کی بہت بڑی ہمت کو چاہتا ہے۔ چونکہ عیسائیون کی کتب مُقدسہ اکثر زبان عبرانی مین ہین اور اصل زبان کے پڑھنے سے بہت سے مفید معلومات حاصل ہوتے ہین اس واسطے مدرسہ الٰہیات مین عبرانی زبان کا پڑھایا جانا بہت ضروری ہے میرا ارادہ ہوا تھا کہ مین اس جلسہ مین اس تجویز کو پیش کرتا۔ مگر افسوس ہے کہ موقعہ نہ ملا۔ اسواسطے مین اپنی تجویز اب اخبار کے ذریعے مدرسہ الٰہیات کے ناظمون کی خدمت مین پیش کرتا ہون۔ مین نے خود عبرانی زبان پڑھی ہے اور مین اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے عبرانی زبان کے متعلق دو باتین بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہون۔

اوّل یہ ہے کہ عبرانی زبان مین جب کہ اصل توریت اور زبور دیکھی جاتی ہے۔ تو موجودہ تراجم جو عیسائی لوگون نے اپنے منشاء کو پورا کرنے کے لئے کئے ہین وہ بہت جگہ غلط معلوم ہوتے ہین۔ توریت مین بہت جگہ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہائت صاف لفظون مین پیشگوئیان درج ہین جو کہ تراجم مین پورے طور پر واضح نہین رہتین۔ ان پیشگوئیون کو اگر کھول کر دکھایا جاوے تو وہ نہ صرف اسلام کی صداقت کیواسطے ایک بین ثبوت ہین اور عیسائی دنیا کو قائل کرنے کے واسطے ایک مبرہن بیان ہین بلکہ دہریہ اور آریہ کو بھی وہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسلام کی حقانیت منوا دینے کے واسطے ایک زبردست ہتھیار ہین

دوم۔ یہ کہ مین نے عبرانی بہت سے مشکلات سے حاصل کی تھی۔ مگر اس کو حاصل کر لینے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک عربی خوان کے واسطے کوئی مشکل زبان نہین۔ سنسکرت کی طرح وہ ہمارے لئے کوئی دھڑم گھڑم نہین۔ جس کے سیکھنے کے واسطے بقول آریون کے چالیس سال درکار ہون بلکہ ایک عربی جاننے والا آدمی دو گھنٹہ روزانہ کی محنت کے ساتھ تین ماہ کے عرصہ مین عبرانی زبان کو سیکھ سکتا ہے۔ سیکھنا بھی دھرم پال یا ست دیو کی عربی دانی کی طرح کا نہین کہ تین لفظ کے فقرہ مین پانچ غلطیان ہون بلکہ ایسا سیکھنا کہ عبرانی کا فاضل ہو جائے۔

ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام مین بعض لڑکون نے انٹرنس اور ایف اے مین عبرانی زبان کے امتحانات مین کامیابی حاصل کی ہے۔ حالانکہ صرف چند روز مینے اُنھین تعلیم دی تہی۔ غرض عبرانی زبان مسلمانون کے واسطے بہت آسان اور نہائت مفید ہے اور مدرسہ الٰہیات مین اس کی تعلیم ضروری ہے۔

خواجہ صاحب کا لیکچر اٹاوہ مین

شام کو سات بجے کے قریب ہم اٹاوہ پہونچے۔ جہان لوگ بڑے شوق کے ساتھ خواجہ صاحب کے لیکچر کے سُننے کے منتظر تھے اور وقت ½ ۸ بجے سے گیارہ بجے تک کا مقرر تھا جلسہ کے صدر نشین جناب میر صادق حسین صاحب مختار مقرر ہوئے اور ٹھیک ½ ۸ بجے لیکچر شروع ہوا۔ چار ہزار کے قریب سامعین موجود تھے۔ اور سنا گیا ہے کہ اتنی تعداد اتنے لمبے عرصہ کے واسطے کسی وقت وہان جمع نہین ہوئی۔ خواجہ صاحب کے لیکچر کا پبلک پر کیا اثر تھا۔ اس کا مین کیا بیان کرون۔ احباب اب اس امر سے بخوبی واقف ہو چکے ہین کہ خواجہ صاحب کو خدا تعالیٰ نے ایک ایسی جادو بیانی عطا فرمائی ہے۔ کہ سامعین پر ایک محویت کا عالم طاری ہو جاتا ہے نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو بھی ایسی توجہ اور دلچسپی سے سنتے رہے کہ گیارہ بج چکنے کے بعد جب خواجہ صاحب نے کہا کہ میرا وقت ختم ہو چکا ہے۔ تو سب بالاتفاق بول اُٹھے کہ آپ تقریر کرتے جائین۔ چنانچہ کوئی بارہ بجے کے قریب خواجہ صاحب نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ ایسی قبولیت اس تقریر کو بخشی گئی ہے۔ کہ بعض نے کہا کہ اب اس کے بعد کوئی اور تقریر سننے کو جی نہین چاہتا۔ سب نے بہت اصرار کیا کہ خواجہ صاحب اور ٹھہر جاوین اور دوسری شب کو بھی تقریر کرین۔ مگر چیفکورٹ مین آپکے موکلون کے مقدمات کی دوسرے دن تاریخ تھی اس لئے مجبوراً انہیں آنا پڑا۔ خواجہ صاحب کی تقریر کو سُن کر اور قرآن شریف کے معارف اور حقائق کو سمجھ کر بعض لوگ خواجہ صاحب کے وجود کو اس وقت معجزہ قرار دیتے ہین۔ مین کہتا ہون کہ بے شک یہ معجزہ ہے مگر

یہ کس کا معجزہ ہے

یہ معجزہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جن کے ساتھ تعلق ارادت ہے اور جن کی دعاؤن نے خواجہ صاحب کو یہ توفیق عطا کی اور ان مین ایسی استعداد پیدا کر دی۔ اب مین خواجہ صاحب کے

لیکچر کا خلاصہ

نہائت مختصر الفاظ مین ہدیہ ناظرین کرتا ہون۔

جناب خواجہ صاحب نے بعد کلمہ شہادت قرآن شریف مین سورہ فاتحہ کو پڑھا اور بیان کیا کہ جن آیات پر مین نے اس وقت گفتگو کرنی ہے وہ اسی سورہ شریف کی ابتدائی آیات ہین۔ جن مین اللہ تعالیٰ کی چار صفات بیان کی گئی ہین۔ ہر ایک مذہب والا اپنی کتاب مُقدس کو آخری اور ناطق الہام مانتا ہے ایسا دعوٰی دراصل انسان کی اس تاریخی حالت کے سبب سے ہوا جب کہ قومون مین باہمی ملاقات اور تعلقات کے راستے مسدود تھے۔ مگر سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا دیگر ممالک مین خدا کی رحمت نے جسم کی پرورش کے لئے سورج۔ چاند۔ پانی۔ ہوا نہین عطا کئے۔ جب جسمانی پرورش سب پر یکسان ہے۔ تو روحانی پرورش کے سامان کیون مُہیا نہین ہوئے۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ ہر جگہ اس نے اپنے مُرسل بھیجے۔ وہ ربّ ہند ربّ چین۔ ربّ شام ہی نہین بلکہ قرآن شریف نے اُسے ربّ العالمین کہا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ

روئے زمین کی ہر بستی مین نذیر آئے۔ اسکی تائید مین بزرگان دین حضرت مجدد الف ثانی۔ حضرت معین الدین وحضرت مظہر جانجانان نے بھی فرمایا ہے کہ ہندوستان مین نبی گذرے ہین جو اس ملک کے ہادی تھے۔ ویدون مین یا پُرانون مین جو نازیبا باتین پائی جاتی ہین وہ بعد مین کسی نے لگائین راجہ رامچندر کے اُستاد کا قول ہے کہ ویدون مین بہت کچھ تحریف وتبدیل ہو چکی ہے۔ آریہ کہتے ہین کہ وید پُرانے ہین لیکن اگر قدامت مین فضیلت ہو۔ تو توریت کے بعض حصے یوروپین تحقیق کے مطابق وید سے پہلے تھے اور اس کو جانے دو۔ تو ساتیر والے اپنی کتاب کی قدامت کے لئے ہندسہ کے آگے سترہ صفر لگاتے ہین۔ پھر اگر قدیم ہی مان لیا جائے۔ تو کیا قدامت اس کے عالمگیر ہونے کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ جس کتاب سے ہندوستان ہی پورا سیراب نہین ہوا۔ وہ کیونکر عالمگیر۔ وید کو پڑھنے والا تو ہندوستانی شودر بھی ہلاک کیا جاتا ہے۔ پھر وہ مسلمانون کے واسطے کیونکر ہادی ہو سکتی ہے۔ وید نے خود دعویٰ نہین کیا کہ وہ سارے جہان کے واسطے ہو۔ دیانند نے ایک رچھا نکالی ہے۔ لیکن اگر یہ معنے درست ہوتے تو اب تک کسی کو کیون توفیق نہ ہوئی۔ کہ اس پر عمل کر کے دیانند کے عقیدہ کے مطابق پانچہزار سال سے وید کی طرف کوئی توجہ ہی کسی نے نہین کی۔ کیا یہی تائید پرمیشر کی ویدون کے ساتھ ہوئی۔ قرآن شریف نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ یہ کتاب سارے جہان کے واسطے ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو سب جگہ پہونچا دیا ہے بسبب گردش زمین قرآن شریف نماز مین ہر جگہ ہر گھڑی پڑھا جا رہا ہے جن زبانون مین دوسرے الہامات ہین۔ وہ زبانین ہی مُردہ ہو گئین۔ بلکہ بعض مفقود ہو گئی ہین۔ نہ ویدون کی زبان دنیا مین ملتی ہے اور نہ عبرانی بلکہ لاطینی جس مین پہلی دفعہ اناجیل ترجمہ ہوئین وہ بھی مفقود ہے۔ ہر ایک زبان مین بے انتہا تغیر آ رہا ہے۔ اُردو چند سو سال مین اپنی ابتدائی حال پر نہین رہی۔ لیکن عربی ایک زبان ہے جو اب تک محفوظ چلی آئی ہے دنیا کے دیگر مذاہب مین اصولی اختلاف مین مگر اسلام مین کوئی اختلاف نہین صفات ایمان مین سب متحد مین۔ تعجب ہے۔ کہ پھر مسلمانون مین آپسمین کیون فساد ہین۔ قرآن شریف ایسے وقت مین آیا۔ کہ سب جہان کے لوگ مل جل کر ایک ہی بڑا شہر بن گیا ہے۔ اس واسطے اس کتاب مین کتب قیمہ جمع کی گئی ہین۔ وید اور دیگر کتب کا الہامی پانی اگر زمین پر آیا تھا۔ تو انسانی ہاتھون سے وہ خراب ہو گیا اور پھر آسمان پر اٹھایا گیا اور صاف کر کے بصورت قرآن شریف دوبارہ لایا گیا ہے۔ اسی واسطے فرمایا۔ صحفاً مطہرۃ۔ پاک کئے ہوئے صحیفے۔ برہمو کہتے ہین کہ الہام کی ضرورت ہی نہین صرف صحیفہ قدرت ہے۔ مگر قرآن شریف نے جہان بارش کے آسمان سے آنے کا ذکر کیا ہے۔ وہان ساتھ فرمایا کہ ان لکم فی الانعام لعبرۃ۔ دُودھ جانور کے پیٹ مین بھوسہ سے بنتا ہے۔ جو مثلاً گائے کھاتی ہے۔ دودھ کے اجزاء تو اس خون بھوسہ مین موجود ہین۔ مگر تو صحیفہ قدرۃ کی مدد سے ان مین سے دُودھ نکال نہین سکتا۔ جب دودھ بنا نہین سکتا۔ جو جسم کی غذا ہے تو الہام کا عوض صحیفہ قدرۃ سے کہان پیدا ہو گا۔ ایک آریہ کہہ سکتا ہے کہ اصل وید نہین تو تراجم تو موجود ہین۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ الہام قرآنی کی مثال تو شہد کے ساتھ ہے جس کا قوام کبھی نہین بگڑتا۔ تراجم ان شربتون کے ساتھ مثال رکھتے ہین جو مختلف پھلون سے طیار کئے جاتے ہین مگر ایک زمانہ کے بعد انکا قوام بگڑ جاتا ہے لیکن شہد (الہام قرآنی) ایک شے ہے جس کا قوام نہین بگڑتا۔ شہد کی مکھی تمام پھلون کا رُوح لاتی ہے اور شہد تمام مرضون کا علاج ہے وہ شہد عربی زبان ہے جسکا قوام نہین بگڑتا۔ ہندو وید۔ عیسائی انجیل۔ یہودی توریت لے کر میرے ساتھ چلے اور اس وقت تمام جہان کی اصلاح کا بیڑا اُٹھا دین۔ اور آزمائین کہ کون سی کتاب سب کے واسطے کافی ہو سکتی ہے سب سے اوّل ادنےٰ حالت انسانی افریقہ کے باشندون کے پاس جائین جو ننگے رہتے۔ کھانے پینے وغیرہ کسی شے کی تمیز نہین رکھتے کس کتاب مین ان کی اصلاح موجود ہے کونسی کتاب کہتی ہے کہ لباس شرمگاہ کے اوڑھنے اور زینت کیواسطے ضروری ہے یہ ننگون کا علاج ہے پھر کپڑون کو صاف کرنے اور میل کو دُور کرنے کا حکم دیا۔ اور ماں بہن کا نکاح حرام کیا۔ یہ سب احکام سوسائیٹی کے ابتدائی حالات کے واسطے ہین اس حالات سے چل کر یورپ کی موجودہ حالت پر پہنچ جائین۔ تو پھر دیکھین کہ کونسی کتاب کافی ہو سکتی ہے۔ یورپ کے لوگ ہر بات دلائل سے ماننا چاہتے ہین۔ وہ کتاب جو اپنے دعوے کے ساتھ دلائل بھی بیان کرتی ہے وہ صرف قرآن شریف ہی ہے

مولوی سرور شاہ صاحب کی تقریر

۱۳۔ اکتوبر کی صبح کو سب سے پہلے مولوی سرور شاہ صاحب کی تقریر ہوئی جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ اسلام کو آریہ مذاہب پر اور دیگر مذاہب پر کیا فضیلت ہے آپنے پہلے مذہب کی تعریف کی اور پھر نہائت مدلّل طریقہ سے ثابت کر دکھایا۔ کہ اسلام کے سوائے دیگر ادیان مذہب کہلا ہی نہین سکتے۔ آریون اور عیسائیون کے معتقدات خود ایسے ہین۔ کہ ان پر کوئی عملدرآمد نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ پھر وہ مذاہب کس طرح کہلائے جا سکتے ہین۔ مولوی صاحب کی تقریر دو گھنٹہ تک رہی۔ ان کے بعد

مولوی صدرالدین

صاحب کی تقریر ہوئی۔ جنھون نے قرآن شریف کی آیات سے ثابت کیا کہ ہمیشہ اور ہر زمانہ مین الہام کی ضرورت ہے۔ آریاؤن کا یہ دعوےٰ بالکل غلط ہے کہ الہام پیچھے رہ گیا اور اب آگے اس کی ضرورت نہین خدا تعالیٰ نے پہلے بھی کلام کیا۔ اب بھی کرتا ہے اور آیندہ بھی کرتا رہیگا۔ براہین قاطعہ کے ساتھ مولوی صاحب موصوف نے اسبات کو ثابت کیا اور پبلک پر بہت ہی نیک اثر ہُوا۔ اُسی دن رات کو ۹ بجے کے قریب میری تقریر ہوئی اور مجھ سے پہلے ایک مولویصاحب بنام

مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی

کی تقریر تھی۔ انہون نے بیان کیا۔ کہ اسلام کے کیا معنے ہین۔ یہ مولوی صاحب آریون کی دریدہ دہنی سے بہت ہی تنگ آئے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اور انہون نے اپنے چند مباحثات آریون کے ساتھ سُنائے جن کے الفاظ تنگ آمد بجنگ آمد کا نمونہ تھے۔ اس کے بعد ہمارا ارادہ روانگی کا تھا۔ مگر ناظمانِ جلسہ نے اصرار کیا کہ صبح جناب کلکٹر صاحب ہمارے جلسہ مین تشریف لاوین گے اور ان کے سامنے مولوی صدرالدین صاحب ایک انگریزی تقریر کرین۔ اسواسطے ہمارا ٹھہرنا ضروری ہُوا۔ چنانچہ ۱۴ کی صبح کو جناب کلکٹر صاحب اور دیگر معزز افسران جلسہ مین تشریف لائے جن کے سامنے انجمن کی رپورٹ سکرٹری صاحب نے پڑھی۔ اور بعض اصحاب نے اپنی نظمین سنائین جنمین سے ایک نظم ہمارے دوست میر صادق حسین صاحب مختار کی بھی تھی۔ اس مین مولوی صدرالدین صاحب نے قرآن شریف کی چند آیات نہائت خوش الحانی سے پڑھکر

انگریزی مین لیکچر

دیا۔ اور قرآن شریف سے حاکم ومحکوم کے تعلقات کے قواعد کہا ہم اور بیان کیا کہ ایسے پُرامن اور فطرت انسانی کے مطابق قواعد کسی دوسری الہامی کتاب نے بیان نہین کئے اس تقریر کا اثر سامعین پر بہت گہرا تھا۔ ایک صاحب نے کہا کہ خواجہ صاحب کے لیکچر کے ساتھ

یہ سونے پر سوہاگے کا کام کر رہا ہے۔ اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی سرور شاہ صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب کی تقریرون کا کچھ خلاصہ مضمون درج کیا جاوے

مولوی سرور شاہ صاحب

نے فرمایا۔ پہلے زمانون مین بہت سے ادیان اپنی حالت کو مخفی رکھے ہوئے تھے مگر اب۔ تمام مذاہب کی اصلیت کھل گئی ہے۔ مذہب کی حقیقت چند عقائد مین۔ جو۔ پہلے انسان کے دل مین ہون اور ان سے قوت اور طاقت پکڑ کر وہ عملی زندگی بسر کرے اور ان عقائد پر پورا یقین اسے حاصل ہو ایسے معتقد اور عامل کے سامنے اس اعتقاد اور عمل کا نمونہ اور نظیر بھی موجود ہونی چاہیئے۔ جس مذہب مین یہ باتین نہ ہون اس کا نام ہی مذہب نہین رکھ سکتے۔ اب ہم مذاہب عالم کو دیکھتے ہین۔ تو سب سے اول ہمارے سامنے مذہب عیسوی ہے جو فی زمانہ ہمارے مخالف مذاہب کا استاد بنا ہوا ہے ان کا تو یہ حال ہے کہ ایک مذہب مین جو خوبیان اعمال کی ہو سکتی ہین ان کا عامل کرنے کی بجائے ان سے روکنے کی تجویز کرتی ہین کیونکہ نجات جب صرف کفارے سے ہے۔ تو عمل بیکار ہی ہو گئے۔ عامل اور غیر عامل برابر ہو گئے۔ دوم وہ جو شریعت تھی یعنی توریت۔ جب اس کا نام لعنت رکھا گیا۔ تو وہ پھر قابل تعمیل کیون ہو اس کے بعد آریہ ہین جو ٹرا زور مادہ کی قدامت پر دیتے ہین۔ ہم سوال کرتے ہین کہ مادہ قدیم ہو یا حادث۔ اسکا انسانی اعمال اور اخلاق پر کیا اثر۔ اس کے بعد

مولوی صدر دین صاحب

نے تقریر کی کہ آریہ اور برہمو خدا تعالےٰ کو گونگا مانتے ہین۔

فرمایا

برہمو نے مطلق انکار کیا کہ خدا بولا ہو۔ آریہ نے کہا کہ وید کے بعد ہزارہا سال سے وہ پھر نہ بولا۔ ایسی ہی دو قومین عرب مین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھین اور ان کو خیالات کا رد خود قرآن شریف مین موجود ہے۔ ہمین اپنے پاس سے دلائل کی تلاش کی ضرورت نہین۔

اس کے بعد آپنے قرآن شریف کی آیات سے ضرورت الہام کا ثبوت نہایت مؤثر پیرایہ مین دیا۔ مثلاً فرمایا۔ قرآن شریف فرماتا ہے کہ جعل لکم السمع والبصر۔ جب ظاہری سامان ہے تو باطنی سامان کیون مہیا نہین ہوا۔

ایسا ہی پھر علم سائنس کے اپنے وسیع معلومات کا ذکر کرتے ہوئے انھین قرآن شریف کے علوم کے مطابق بلکہ ماتحت ثابت کر کے دکھایا جس سے سامعین کے ایمان مین ترقی ہوئی۔

فرمایا۔ دنیوی عدالتون مین کوئی کیسا ہی فاضل ہو۔ بغیر سند سرکاری وکالت یا اپیل نویسی یا عرضی نویسی نہین کر سکتا۔ تو احکم الحاکمین کی عدالت مین ہم اپنے تجویز کردہ الفاظ کے ساتھ کیون کر پہونچ سکتے ہین۔

آپ کی تقریر باوجود عالمانہ ہونے کے ایسے لطیف اور دلچسپ پیرایہ مین تھی۔ کہ سامعین پر ایک محویت کا عالم طاری ہو رہا تھا۔ بالخصوص اس وقت جب کہ آپنے آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مکی لائف کا بیان شروع کیا۔

ان تقریرون کے بعد ہمارا ارادہ روانگی کا تھا۔ مگر چونکہ یہ جمعہ کا دن تھا۔ اسواسطے احباب اٹاوہ نے اصرار کیا کہ ہم جمعہ کی نماز وہان ادا کرین چنانچہ مولوی صدر دین صاحب نے جمعہ کا خطبہ پڑہا اور نماز پڑہائی۔ چونکہ حسن اتفاق سے ہم ٹھہر گئے تھے۔ اس واسطے رات کی تقریرون میں ہم پھر شامل ہوئے۔ جنمین سے پہلی تقریر

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

نے کی تھی۔ مولوی صاحب نے اپنا وعظ ایک شعر کے ساتھ شروع کیا۔ جس کا پہلا مصرعہ مجھے یاد رہا ہے اور وہ یہ ہے۔ ع

تماشا دیکھنے آئے ہین میرے دم نکلنے کا۔

اس شعر کے بعد آپنے حمد آلہی اور نعت رسول پر چند اشعار پڑہے اور اعلان کیا کہ میری تقریر اس مضمون پر ہے کہ آریاؤن کا مذہب فطرت انسانی اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اس پر جو تقریر آپنے کی اس کا کچھ اقتباس مختصر الفاظ مین ہدیۂ ناظرین ہے۔

فرمایا۔ قرآن شریف مین آیا ہے۔ علی اللہ قصد السبیل تمام مذاہب کا دعوےٰ خدا کی طرف لے جانے کا ہے مذہب کا مقصود یہ ہے۔ کہ وصال آلہی اور مکتی حاصل ہو خدا عالم الغیب ہے وہ کبھی ایسا حکم نہ دیگا جو انسان سے ہو نہ سکے۔ مین آپکو وہ اصول بتانا چاہتا ہون۔ جن سے ایک مذہب فطرت انسانی کے مطابق ثابت ہو سکے۔ تمام انسان اسکی نگاہ مین یکسان ہین وہ سب کا رب ہے۔ وہ انسانی قوت کے مطابق مذہب دیگا۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا

آریون مین ایک ہون کا خرچ جو ہر شخص کو روزانہ کرنا چاہیئے کم از کم ۲۰ رتی فی متنفس ہے اگر ایک آریہ کے گھر مین بالفرض چھ اشخاص ہون تو ۵ار روزانہ کے حساب سے قریباً ۳۰ روپیہ ماہوار کا خرچ ہوا۔ اب جس آریہ کی تنخواہ ہی ۳۰ روپیہ ماہوار ہو اور اکثر ایسے ہین وہ کیا کرے۔ کہتے ہین کہ ہون کا کرنا صحت انسانی کے واسطے ضروری ہے اس سے ہوا صاف ہو جاتی ہے۔ آجکل ہون نہین ہوتا اسواسطے بیماریان پڑتی ہین۔ مگر خدا نے دنیا کا انتظام بندون کے ہاتھ مین نہین دیا۔ مرض صحت۔ تندرستی۔ علالت کسی بندے رسول ولی نبی کے ہاتھ مین نہین ہے۔ آریہ مت کے معمولی مذہبی فرائض فطرت انسانی کی طاقت سے بڑھ کر ہین۔ آریون کے ریفارمر اسلام کے حق مین ابر رحمت ہین۔ خدا آریہ سماج کا بھلا کرے اس کو بہشت نصیب کرے کہ انہون نے آریہ ورت کے ہزارون آدمیون سے لا الہ الا اللہ کہلایا اور اب محمد رسول اللہ کہلانا باقی رہتا ہے۔ اتنا تو آریون نے منوا لیا اے مسلمانو! اگر تم مین کچھ ہمت ہے۔ تو باقی تم منوا لو۔ ہندون کے ان حکم ہے کہ برہمن کے بچانے کے واسطے جھوٹ بول لینا بھی جائز ہے۔ کہین گورنمنٹ کو اس کی خبر ہو جاوے۔ تو برہمنون کے مقدمات مین شہادت کا معاملہ مشکل ہو جاوے اے مسلمانون صرف کلمہ پڑھنے سے نجات نہین۔ اعمال کی ضرورت ہے۔ میرا یہ اسٹیشن رونے کا ہے۔ کیونکہ مسلمانون کی حالت ہی ایسی ہو رہی ہے۔ مگر آریہ سماج کی مثال تو ایسی ہے جیسے ہمارے پریزیڈنٹ صاحب نیک بخت پرہیزگار ہین۔ تہجد مین ذرا غفلت ہوئی۔ تو دو چار پسو پاجامہ مین گھس گئے۔ انھون نے کھڑا کر دیا۔ اسی طرح آریہ سماج تم کو بیدار کر رہی ہے۔ ستیارتھ پرکاش مین ۳۰۰ گالیان اسلام کے بزرگون کو دی گئی ہین۔ آریون کا پرمیشور مین رحم نہین وہ توبہ قبول نہین کرتا۔ وہ دیالو پرماتما نہین بلکہ قصائی پرماتما ہے۔ خدا تعالیٰ کے واسطے قرآن شریف مین آیا۔ لہ الاسماء الحسنیٰ۔ خدا تعالیٰ روف رحیم ہے یہ صفات آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بھی قرآن شریف مین آئے ہین۔ مگر۔ ع

شیر[لہ] قالین دگراست شیر نیستان دگراست

خدا تعالیٰ قدیم ازلی ابدی۔ لم یلد۔ لم یولد۔ لم یکن لہ کفواً احد ہی

لہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے ایسا لفظ بولنا نامناسب ہوگا۔ مولویصاحب آیندہ کیواسطے غور فرماوین۔ ایڈیٹر

ہمارے نماز سے اٹھانے والے پستو سمجھ مین نہین آتا کہ کس طرح اپنے مادہ کی قدامت کے قائل ہین ان کی مثال تو اس لنگڑے گدھے کے سوار کے ساتھ ہے۔ جس نے کہا تھا کہ پانچون سوار دہلی سے آئے ہین۔ اب ایک اور اصول غور کے قابل ہے۔ مین ایک قاعدہ بیان کرتا ہون آسمانی کتاب۔ اس واسطے ہوتی ہے۔ کہ سب لوگ اس پر عمل کرین یہی اسٹیشن میرے رونے کا ہے۔ آجکل مسجدین بہت ہین مگر نمازی کم۔ مین حیران ہوتا تھا۔ کہ کیون مساجد نئی بنتی چلی جاتی ہین۔ مگر ۴۔ اپریل ۰۵ء والے زلزلے نے مجھے اس کی ضرورت بتلادی ہے کیونکہ اس سے مسجدین پر ہوگئی تھین بلکہ جگہ نہ ملتی تہی۔ قرآن شریف مین جو آیا ہے۔ ان زلزلة الساعة شئ عظیم۔ اس آیت کو پورا ہوتا ہوا ہم نے

۴ر اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو دیکھ لیا

مین بھی اپنے بیوی بچون کو چھوڑکر بازار مین بھاگ گیا تھا غرض اس وقت تو مساجد پر ہوگئی تھین۔ مگر رفتہ رفتہ پھر خالی ہوگئین۔ یہ جو تعذیری پولیس مولویون کی آپ لوگ بلاتے ہین۔ یہ آریون کی ہی برکت ہے۔

سوامی جی کہتے ہین۔ کہ پانچ ہزار سال قبل سب لوگ ویدک دہرم پر تھے۔ مانا کہ یہ ٹھیک ہے۔ سب لوگ وید پر عمل کرتے تھے۔ وہ کام بھی کرتے تھے۔ وہ۔ وہ پھر نتیجہ کیا ہوا۔ کوئی حیوانات کی جیون مین نہ جاسکتا ہوگا۔ گائے۔ بیل۔ گھوڑے۔ سب ختم۔ بھگت صاحب ہل کے آگے ایک طرف بیل کا کام دے رہے ہین۔ دوسری طرف بھگتانی صاحبہ ہل کو کھینچ رہی ہین نظام عالم تو بگڑ گیا۔ اور اوپر کو چلئے۔ چونکہ مرد عورت کی تمیز بھی اعمال پر منحصر ہے۔ سو جب سب نے نیک کام کئے تو عورت کی پیدائش موقوف۔ سب مرد بن گئے۔ گذارا کس طرح چلا۔ تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۷ موجود آئندہ نسل ختم۔ یہ ہے آریون کا دہرم۔ اچھا اور اوپر کے کمرہ مین چلو۔ لکھا ہے جو وید کو دستور العمل نہین بناتا وہ ناستک ہے۔ دوسرے جنم مین انسان نہین بن سکتا اس وقت سب سے بڑی آبادی بدھ مذہب کی تبلائی جاتی ہے۔ ۷ کروڑ آدمی خدا کو نہین مانتا۔ وہ سب جانور بنتے جاوین۔ پھر عیسائی تعداد مین بڑھے ہوئے ہین پھر مسلمان ہین۔ جو گوشت خور ہین۔ پھر ہندو ہین۔ جو بقول آریہ ویدون پر نہین چلتے۔ پھر آریون مین کچھ گوشت خور پارٹی مین شامل ہین۔ باقی چند آریہ سماجی رہے۔ جو خود بھی پورے عامل وید کے نہین ہین سوامی جی بھی معلوم نہین کہ کس جیون مین پڑے۔ اب سوال یہ ہے کہ انسان بننے کے تو کوئی لائق نہ تہا۔ پھر انسانی مردم شماری کیون دن بدن بڑہتی چلی جاتی ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لکچر کے بعد ایک نوجوان طالب علم عابد حسین خان نامی ان

لیکچرون پر تقریظ

کی جو کہ اوس نے وہان سنے تھے۔ چنانچہ خواجہ صاحب کے لیکچر کے متعلق کہا۔

"انجمن ہدایت الاسلام اٹاوہ کے سالانہ جلسہ مین منجملہ اور ذیقدر اصحاب کے جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل۔ ایل بی پلیڈر چیفکورٹ پنجاب بھی تشریف فرما ہوئے تھے۔ خواجہ صاحب موصوف بڑے پایہ کے علمی محقق اور انتہا درجہ کی نیک نیت مذاہب و ملل کی تحقیق اور چھان بین کرنے والے شخص ہین۔ خواجہ صاحب کے وعظ کا عنوان "قرآن مجید اور وید مقدس کا مقابلہ" تھا۔ جس متانت شائستگی اور سنجیدگی کے ساتھ انہون نے اس لطیف مضمون پر گفتگو فرمائی۔ وہ درحقیقت انھین کا حصہ تھا۔ اور جس تعظیم و تکریم کے ساتھ اُنھون نے مذاہب غیر کے بزرگون کا تذکرہ کیا۔ وہ انکی انتہائی صفائی قلب پر دال ہے۔ فی الواقعہ خواجہ صاحب کا طرز بیان اس قابل ہے۔ کہ تمام مذہبی متکلمین اور مناظرین اُسے اپنا آئیڈیل بنائین تمام سامعین پر بالعموم اور انگریزی خوان طلباء پر بالخصوص ان کے بے نظیر وعظ کا بہت اچھا اثر ہوا۔ انگریزی خوانون پر زیادہ اثر پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کا طرز بیان استدلالی تھا۔ جو دعوے انہون نے کیا اُسے دلائل سے ثابت کردکھایا۔ سورہ فاتحہ کی پہلی آیت۔ الحمد للہ رب العلمین۔ الرحمن الرحیم مالک یوم الدین کی تفسیر بیان کرنی چاہتے تھے۔ لیکن وقت کی قلت کے سبب سے وہ صرف الحمد للہ رب العالمین کی تشریح کرسکے۔ جس خوبی کے ساتھ انہون نے ثابت کیا کہ قرآن حمید کی پہلی ہی آیت سے تمام تنگ خیالون اور کوتاہ نظرون کا جو زمانہ مین شائع تھین ادہین۔ قلع قمع ہوجاتا ہے۔ اس پر بے اختیار منہ سے واہ نکلتی ہے۔ سورۂ والنحل کی جن آیات بینات سے خداوند کریم کی حکمت بالغہ اور قدرت کاملہ پر استشہاد ہوتا ہے۔ انکی تشریح بھی بہت اچھے طریقے سے انہون نے بیان فرمائی۔ المختصر خواجہ صاحب کا وعظ ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن۔ کے ارشاد پاک کی تعمیل پر مختصر تھا۔ اور اپنی اعلےٰ قابلیت اور وسیع مذہبی معلومات کی بناء پر وہ تمام مسلمانون کے دلی شکریہ کے مستحق ہین۔

ہم خداوند کریم کے حضور مین دست بدعا ہین کہ مقدس اسلام کی تبلیغ اور اس کے نور کو چمکانے کے لئے ایسے ہی قابل لوگ ہماری قوم مین بکثرت پیدا ہون۔ اور خواجہ صاحب موصوف کی عمر اور علم مین روز افزون ترقی ہو۔"

اِس کے بعد مولوی صدر الدین صاحب کے اردو و انگریزی لیکچرون کی مختصر الفاظ مین تعریف کی اور پھر کہا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا ظریفانہ لکچر بھی ہم نے سنا ہے۔ جو کہ بہت عمدہ اور قابل تعریف ہے۔

مولوی ابوالخیر صاحب

اس کے بعد دو بچون نے اسلامی بھجن مصنفہ میر قاسم علی صاحب گائے اور ان کے بعد شمس العلماء مولوی ابوالخیر صاحب بالقابہ نے اپنی تقریر صوفیانہ رنگ کی شروع کی۔ مگر چونکہ رات کے نو بجنے کے قریب تہے۔ اس واسطے لوگ اٹھنے شروع ہوگئے۔ اور مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ چونکہ مجلس کا رنگ اکھڑ گیا ہے۔ اس واسطے مین تقریر نہین کرتا۔ البتہ صبح جو مین نے کہا تہا کہ رات مین ایک بشارت سناؤنگا اور تمام صاحبان اس کی خوشی مین کچھ رقم اپنی جیب مین لیتے آوین۔ اگر بشارت پسند آوے تو وہ رقم انجمن کو دے دین۔ ورنہ گھر واپس لے جاوین۔ وہ خوشخبری سناتا ہون۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ:۔

ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة۔ اللہ تعالیٰ مومنین سے ان کی جانین اور مال کر بدلے مین انھین جنت عطاء کرتا ہے۔

اسپر چندہ جمع ہونا شروع ہوا۔

اس کے بعد صبح کو ہم لکھنؤ کے راستہ سے واپس قادیان کی طرف ہوئے۔ اٹاوہ مین جن اصحاب کے ساتھ ملاقات کا ہمین اتفاق ہوا۔ ان مین سے دو صاحبون کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ایک تو

مولوی سعید احمد صاحب

مولوی فاضل و آنریری مجسٹریٹ و سکرٹری انجمن ہدایت الاسلام اٹاوہ۔ یہ صاحب نہائت محنت اور اخلاص کے ساتھ انجمن کا کام کر رہے ہیں اور اپنا بہت سا قیمتی وقت اس میں صرف کرتے ہیں سب لوگ ان کی اس اسلامی خدمت کے دل سے مداح ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

دوسرے ایک پیر مرد جوان ہمت جناب

مولوی محمد حسین خان صاحب

ڈپٹی کلکٹر اٹاوہ ہیں جن کے دل میں اسلام اور اہل اسلام کے واسطے ایک سچی ہمدردی ہے۔ اور وہ خلقت کی خیر خواہی کے واسطے تڑپ رہے ہیں۔ کہ اسلام کا مقدس چہرہ اپنی اصلی حالت میں دنیا کو دکھایا جاوے۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

اس کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ :-

انجمن احمدیہ اٹاویہ

کا کچھ ذکر بھی یہاں کیا جاوے میں نے بحیثیت محاسب صدر انجمن وہاں کے رجسٹروں کا ملاحظہ کیا۔ اور انکو ہر طرح سے درست پایا۔ جو کمی تھی اس کی طرف سکرٹری کو اپنے معائنہ میں توجہ دلائی۔

اس جماعت کے صدر اور کارکن ہمارے عزیز دوست میر صادق حسین صاحب مختار ہیں۔ میر صاحب کو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ کس قدر اخلاص اور محبت ہے۔ اسکا اظہار الفاظ میں مشکل ہے۔ ہمارا قیام اتنے روز میر صاحب کے مکان پر ہی تھا۔ انکی محبت بار بار تقاضا کرتی تھی کہ ہم اور ایک دو روز ان کے پاس ٹھہرتے اور انھوں نے بہت ہی اصرار کیا۔ مگر یہاں کے فرائض کا خیال ایسا زبردست تھا۔ کہ وہ ہمیں کھینچ لایا۔

رویا کی تصدیق کا ایک عجیب واقعہ

ہمارے قیام اٹاوہ کے ایام میں میر صاحب موصوف کو ایک چار سال قبل کے خواب کی عجیب طور پر تصدیق ہوئی۔ ایک فجر کو مولوی سرور شاہ صاحب نماز پڑھا رہے تھے۔ اور انہوں نے قرآن شریف کی سورہ اعراف کا ایک حصہ پڑھا۔ جس میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں۔ اِنَّ رحمۃ اللہ قریبٌ من المحسنین۔ نماز کے خاتمہ کے بعد میر صاحب نے فرمایا کہ میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا تھا کہ قادیان سے یہاں ایک جماعت احمدی برادران کی آئی ہے۔ میں ان کو ملنے گیا ہوں۔ تو نماز میں ایک صاحب نے آیۃ اِنَّ رحمۃ اللہ قریبٌ من المحسنین۔ پڑھی ہے چنانچہ میر صاحب نے اپنی کتابوں میں سے تلاش کر کے اپنی ایک پرانی نوٹ بک نکالی اور یہ رؤیا لکھی ہوئی ہم کو دکھائی۔

اٹاوہ میں ایک چھوٹی سی مسجد ہے جہاں

احمدی برادران

باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں اور ان کے اسمائے گرامی مفصلہ ذیل ہیں سید صادق حسین صاحب۔ سید ناصر علی شاہ صاحب۔ سید معصوم علی صاحب۔ حکیم قربان حسین صاحب۔ میاں محبوب خان صاحب۔ مستری کریم بخش صاحب۔ مستری مولا بخش صاحب مستری شتاب خان صاحب۔ میر ابن حسن صاحب۔ خداداد خان صاحب۔ میاں مراد بخش صاحب۔ شیخ عبد الحمید صاحب۔ پیر محمد صاحب۔ محمد شریف خان صاحب۔ گھیسٹا ولد گلاب صاحب۔ منشی خدا حسین صاحب۔ میاں عبد الصمد صاحب۔ میاں کلو صاحب۔

میر صادق حسین صاحب کے ہر دو ہمشیرہ زادے سید معصوم علی صاحب و سید ناصر علی صاحب جس محبت و اخلاص کے ساتھ ہماری خاطر داری اور مہمان نوازی میں مصروف رہے۔ وہ انہیں کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

برادران حکیم قربان حسین صاحب۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب اور بابو معراج الدین صاحب کانپور سے اٹاوہ کے جلسوں میں شریک ہونے کے واسطے ہمراہ تشریف لائے تھے اور برادر حامد حسین خان صاحب میرٹھ سے ہمارے ساتھ کانپور اور پھر واپس اٹاوہ میں تشریف فرما رہے۔

ایک عجیب پودہ

اٹاوہ میں میر ناصر علی صاحب ہمیں وہاں کے کمپنی باغ کا سیر کرانے کے واسطے لے گئے۔ جہاں ایک عجیب پودہ دیکھا گیا جو دیوار کے ساتھ اگتا ہے اور دیوار کو اس طرح پنجہ مارتا ہے کہ اس سے بالکل الگ نہیں ہوتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا گوند کے ذریعہ سے دیوار کے ساتھ چسپاں کر دیا گیا ہے۔ اگر دیوار سے جدا کرنا چاہیں تو ٹوٹ جاتا ہے اس میں عشق کا مادہ ہے کہ اپنے معشوق سے بغیر موت کے جدا نہیں ہو سکتا۔ باغ کے مالی نے اس کا نام تن بگھا بتلایا۔

لکھنؤ

۱۵ر اکتوبر کی صبح کو ہم کانپور سے لکھنؤ کے راستہ سے قادیان کو روانہ ہوئے۔ لکھنؤ میں ہماری گاڑی تبدیل ہوتی تھی۔ اور چند گھنٹوں کا وقفہ تھا اس واسطے ہم محبت کے مجسمہ مرزا کبیر الدین احمد صاحب کے مکان پر پہونچے اور اس چند گھنٹوں میں جو کہ ہمیں وہاں ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ یہی مناسب سمجھا گیا کہ

دار العلوم ندوہ

کو دیکھ لیا جائے۔ چنانچہ اسباب برادر موصوف کے مکان پر رکھ کر اور ان کو ساتھ لے کر ہم ندوہ کے مدرسہ میں پہونچے۔ جو کہ اس وقت بسبب تعطیلات بند تھا۔ لیکن ایک مدرس صاحب نے کھلوا کر ہمیں تمام کمرے دکھلائے اور مدرسہ کے دیگر حالات سے اطلاع دی۔ موجودہ مکان جو ایک بہت بڑی پرانی عمارت ہے۔ ندوہ نے خرید کر لی ہوئی ہے۔ کمروں میں دریوں کا فرش بچھایا گیا ہے اور انہیں پر معلم اور طلباء بیٹھتے ہیں۔ صرف ایک چھوٹے سے کمرے میں بنچوں اور میزوں کا انتظام تھا۔ جو بتلایا گیا کہ انگریزی پڑھنے کے وقت کے لئے ہے اور (معلوم نہیں کیوں) یہ بھی کہا گیا کہ عربی جماعتوں کی طرف سے اس کے دروازے بند رکھے جاتے ہیں۔ شاید ادب کے لحاظ سے ایسا کیا جاتا ہو۔ ندوہ میں ایک سو سے کچھ زائد طالبعلم بتلائے گئے۔ فی الحال آٹھ جماعتیں ہیں۔ مگر وہ اور بنائی جائینگی۔ اور کل دس ہوں گی۔ لائبریری کا کمرہ بھی ہمیں باہر سے دکھایا گیا۔ اس میں عربی کتابوں کا ایک عمدہ ذخیرہ جمع کیا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ یہ دیکھ کر ہم ایک طالب علم کی راہنمائی سے جناب

مولوی شبلی صاحب

کی زیارت کے واسطے انکے مکان پر پہونچے۔ جو دار العلوم ندوہ کے بانی اور روح و رواں ہیں اور اسی درس گاہ کی خاطر اپنے وطن کو چھوڑ کر لکھنؤ میں رہتے ہیں ایک با اخلاق سادہ وضع کے پیر مرد ہیں کشادہ پیشانی سے پیش آئے۔ چند منٹوں کی ملاقات ہوئی۔ کیونکہ ہمیں زیادہ فرصت نہ تھی۔ دریافت فرمایا کہ کیا ہم لوگ مرزا صاحب مرحوم کو نبی مانتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ ہمارا عقیدہ اس معاملہ میں دیگر مسلمانوں کی طرح ہے کہ :-

آن حضرت خاتم النبیین ہیں

آپ کے بعد کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں نہ نیا اور نہ پرانا۔ ہاں مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ برابر جاری ہے اور وہ بھی آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے طفیل آپ سے فیض حاصل کر کے اس امّت میں ایسے آدمی ہوتے رہے جن کو الہام الٰہی سے مشرف کیا گیا اور آئندہ بھی ہوتے رہینگے۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب

بھی الہام الٰہی سے مشرف ہوتے رہے۔ اور الہام کے سلسلہ میں آپ کو خدا تعالیٰ سے بہت سی آئندہ کی خبرین بھی بطور پیشگوئی کے بتلائی جاتی تھین جو پوری ہوتی رہین اس واسطے مرزا صاحب ایک پیشگوئی کرنے والے تھے۔ اور اس کو عربی لغت میں نبی کہتے ہین اور احادیث مین بھی آنے والے مسیح موعودؑ کا نام نبی رکھا۔ اس پر مولوی شبلی صاحب نے فرمایا کہ بے شک لغوی معنون کے لحاظ سے یہ ہو سکتا ہے۔ اور عربی لغت مین اس لفظ کے یہی معنے ہین لیکن عوام اس مفہوم کو نہ پانے کے سبب گھبراتے ہین اور اعتراض کرتے ہین۔ مین نے عرض کی کہ مرزا صاحب کی نبوت کا مسئلہ ہمارے ہان ایسا نہین۔ کہ شرائط بیعت مین داخل ہو یا بیعت کے وقت اس کا اقرار لیا جاتا ہو یا اُسکا ہم وعظ کرتے پھرتے ہون۔ ہان جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے۔ ایسا ہی ہمارا عقیدہ ہے۔

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ:۔

نبوت مسیح موعودؑ

کے متعلق مین حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک تازہ خط درج اخبار کرون۔ جو کہ حضور نے سردار محمد عجب خان صاحب کے خط کے جواب مین لکھا ہے اور اُسے موکد بحلف کیا ہے سردار صاحب موصوف کی گفتگو ایک شخص کے ساتھ اس معاملہ مین ہوئی تھی۔ تو انہون نے جو جواب دیا وہ اُنھون نے حضرت کی خدمت مین لکھ کر دریافت کیا کہ آیا میرا جواب اس مین درست ہے یا نہین۔ حضرت صاحب نے ان کے جواب کے ساتھ اتفاق کیا ہے اور اسی کو زیادہ وضاحت کے ساتھ اپنی قلم مبارک سے لکھ کر روانہ کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم و آلہ مع التسلیم۔

اما بعد

فالسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دل چیر کر دکھانا یا دکھانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ قسم پر کوئی اعتبار کرے تو واللہ العظیم کے برابر کوئی قسم مجھے نظر نہین آتی۔ نہ آپ میرے ساتھ میری موت کے بعد ہون گے نہ کوئی اور میرے ساتھ سوائے میرے ایمان و اعمال کے ہوگا۔ پس یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے والا ہے۔ واللہ العظیم۔ واللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض۔

مین مرزا صاحب کو مجدد اس صدی کا یقین کرتا ہون مین ان کو راستباز مانتا ہون۔ حضرت محمد رسول اللہ النبی العربی المکی المدنی خاتم النبیینؐ کا غلام۔ اور اس کی شریعت کا بدل خادم مانتا ہون اور مرزا خود اپنے آپ کو جان نثار غلام نبی عربی محمدؐ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ کا مانتے تھے۔ نبی کے معنے لغوی پیش از وقت اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر خبر دینے والا ہم لوگ یقین کرتے ہین۔ نہ شریعت لانے والا۔

مرزا صاحب اور مین خود جو شخص ایک نقطہ بھی قرآن شریف کا اور شریعت محمد رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نہ مانے۔ اُسے کافر اور لعنتی اعتقاد کرتا ہون۔ یہی میرا اعتقاد ہے۔ اور یہی میرے نزدیک مرزا غلام احمد کا تھا۔ کوئی رد کرے یا نہ مانے یا منافق کہے اس کا معاملہ حوالہ بخدا۔ نور الدین بقلم خود۔ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

ایک لاینحل مسئلہ

اس کے بعد جناب شبلی صاحب نے فرمایا۔ کہ مین مُدت سے ایک نہایت مشکل اور اہم مسئلہ کی فکر مین ہون۔ اور بالخصوص گذشتہ چھ ماہ سے بہت ہی فکر مین ہون۔ مگر کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ کہ کیا کیا جاوے۔ اگر ہم طلبا کو صرف عربی علوم پڑھاتے ہین۔ تو ان مین سے پرانی سستی اور کمزوری اور کم ہمتی نہین جاتی۔ جو آجکل کے مسلمانون کے لاحق حال ہو رہی ہے۔ اور اگر انھین انگریزی علوم کا صرف ایک چھینٹا بھی دے دیا جاوے۔ تو اسکا یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ دین کو بالکل چھوڑ بیٹھتے ہین۔ ہم حیران ہین۔ کہ کیا کرین۔ ہان آپکی جماعت مین یہ خوبی دیکھی ہے۔ کہ آپ کی جماعت کے ممبر انگریزی خوان بھی ہین۔ اور دین کے بھی پورے طور پر پابند ہین۔ مین مرزا صاحب کے دعوے کو تو نہین مانتا۔ مگر ان کی جماعت مین جو یہ خوبی ہے۔ اس کا قائل ہون۔

اِس کے بعد مولوی صاحب موصوف نے حضرت مولوی نور الدین صاحب کے علم و فضل کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مجھے ان کی ملاقات کا بہت اشتیاق ہے۔ ایک دفعہ مین قادیان بھی جانے لگا تھا۔ مگر پھر کسی وجہ سے اور طرف جانے کا اتفاق ہوا۔ جہان ایک حادثہ پیش آیا اور اس کے سبب سے اب تو معذور بھی ہون۔

اس طرح مولانا شبلی صاحب نے اپنے لاینحل مسئلہ کو اور در اصل اس کے حل کو بھی پیش کر دیا۔ عاقلے را اشارہ کافی است۔

ہمارا دار العلوم

مثل مشہور ہے۔ کہ بات سے بات پیدا ہوتی ہے۔ ندوہ کے دار العلوم کا ذکر کرتے ہوئے مجھے یاد آگیا ہے۔ کہ ہمارے عزیز دوست اکبر شاہ خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین عرض کیا تھا۔ کہ قادیان سے باہر جہان مدرسہ تعلیم الاسلام کے واسطے مسجد اور اڈیٹر صاحب ریویو کا کوارٹر بن چکا ہے اور بورڈنگ بن رہا ہے اور عنقریب مدرسہ بنے گا اور دیگر ضروری کھڑکیان بنینگی وہ چونکہ ایک الگ محلہ ہے۔ اُس کا کچھ نام لیا پڑتا ہے اور لوگون نے متفرق نام رکھ چھوڑے ہین۔ کوئی بجسٹہ کہتا ہے کوئی چھاونی۔ کہتا ہے۔ کسی نے اس کا نام باہر رکھ چھوڑا ہے۔ ممکن ہے کوئی ایسا ہی نام موزون پڑ جاوے بہتر ہوگا۔ کہ حضور علیہ السلام اس کے واسطے کوئی نام تجویز فرما دین۔ تو حضور نے اس کا نام دار العلوم مقرر کیا آئندہ دوستون کو چاہیئے۔ کہ دار الخلافت احمدیہ کے اس محلہ کو جہان نئی عمارات بن رہی ہین دار العلوم کے نام سے پکارا کرین

ہم تو کہہ ہی دیتے

مولوی شبلی صاحب کے ساتھ تذکرۂ نبوت احمدیہ پر ہمارے دوست مرزا کبیر الدین احمد صاحب نے فرمایا۔ کہ ایک دفعہ مجھ سے ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ کیا تم مرزا صاحب کو نبی کہتے ہو۔ تو مین نے جواب دیا کہ ہم تو کہہ ہی دیتے مگر وہ خود فرماتے ہین۔ ع

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

اس واسطے خاموش ہین ان کے حکم کی متابعت سے چارہ نہین۔

مولوی شبلی صاحب کی ملاقات سے واپس ہم اپنے مکان کو آ رہے تھے راستہ مین مینے اپنے رفقاء سے ذکر کیا۔ کہ لکھنؤ کی عمارتین تو کوئی بڑی شاندار نہین معلوم ہوئین۔ تو ایک عورت جو پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔ بول اُٹھی "حضور لکھنؤ کی عمارتین کیا دیکھتے ہو۔

لکھنؤ کی زبان دیکھو

ہم جے پور مین گئے تھے۔ وہان لوگ بڑی بڑی عمارتون کی تعریف کرنے لگے۔ تو ہم نے کہا۔ عمارتین بڑی ہین تو کیا ہوا۔ کبوتر تو جنگلی ہین۔

دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ عورت شیدی قوم مین سے ہے جو ماتم حسین پر سینہ کوٹنے کے لئے اہل شیعہ نے بلوا رکھی ہے۔

ایک نومسلم یورپین

لکھنؤ مین بھائی کبیر الدین صاحب نے ایک

نو مسلم انگریزی سے ہماری ملاقات کرائی جن کا نام محمد ابراہیم ماگومیر
یہ صاحب سات آٹھ سال سے مسلمان ہین اور اسلام قبول کرنے
کے سبب انھون نے اپنے متعلقین عیسائیون سے بہت
دُکھ اٹھایا ہے۔ ان کے ساتھ اسلام کی خوبیون کے متعلق
بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ ریل کے اسٹیشن تک وہ ہمارے
ساتھ آئے۔ ہمارے ساتھ ہی نمازین پڑھین اور بہت محبت
سے باتین کین۔

تثلیث

کی بیہودگی کے متعلق کچھ ذکر تھا۔ انھون نے فرمایا کہ مینے
ایک پادری صاحب سے دریافت کیا کہ تم جو کہتے ہو کہ تین ایک ہین۔ اور
ایک تین ہین۔ تو وہ چوتھا کون ہے۔ کیونکہ جب تین مین ایک
داخل ہو۔ تو وہ داخل ہونے والا چوتھا الگ ہونا چاہیئے۔ اگر
وہ داخل ہونے والا ان تین مین سے ایک ہے۔ تو پھر یون
کہنا چاہیئے۔ کہ تین مین سے ایک باقی دو مین۔ ایسا ہی تین
ایک ہین اس صورت مین ہو سکتے ہین۔ کہ وہ ایک کوئی چوتھا
ہو۔ سو وہ چوتھا کون ہے اس کا جواب پادری صاحب آج
تک نہین دے سکے۔ اور نہ امید ہو سکتی ہے کہ کبھی دے سکین۔

صدر لکھنؤ — صدر مین میان امیر الدین احمد صاحب۔ اور
برادر عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر سے تھوڑی
دیر کے واسطے ملاقات ہوئی۔ خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو
اور ہر ایک ابتلاء سے انھین محفوظ رکھے۔ اب مین اپنے عزیز
دوست

مولوی کبیر الدین احمدؐ

کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہون۔ مینے اوپر ذکر کیا ہے کہ انکی ملاقات
کان پور مین ہوئی تھی۔ وہان وہ اپنے چند عزیزون کے ساتھ
آئے تھے۔ سب کی ٹوپیون پر احمدی کا لفظ زردوزی کا کام کر
ساتھ سلسلہ کی اشاعت کر رہا تھا۔
لکھنؤ مین ان کے مکان پر مینے بحیثیت محاسب ہونے
کے ان کے رجسٹرون کا معائنہ کیا۔ اسی کی نقل درج ذیل کر دیتا
ہون کیونکہ اس مین سب باتین مندرج ہین۔

نقل معائنہ دفتر انجمن احمدیہ لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مینے آج انجمن احمدیہ لکھنؤ کے حساب کتاب کے رجسٹر بدرِ
مکرم کبیر الدین احمد صاحب احمدی کے دیو دولت پر حاضر ہو کر
ملاحظہ کئے۔ رسید بک۔ رجسٹر کھاتہ۔ فائل احکام صدر انجمن سب
باقاعدہ اور باضابطہ ہین۔ سولہ آدمیون کے نام رجسٹر کھاتہ پر
درج ہین۔ رسید بک مین دو رسیدین پنسل سے لکھی ہوئی
ہین۔ ممکن ہے کہ جلدی کے سبب کبھی ایسا ہوا ہو۔ ایسے
موقعہ پر آیندہ پنسل پر سیاہی کر دینی چاہیئے۔ جو رقوم قادیان
بھیجی جاتی ہین ان کے واسطے رسید منی آرڈر درج رجسٹر
ہے۔ مگر بہتر ہو گا کہ آیندہ رسید از دفتر محاسب کے نمبر اور
تاریخ کا بھی اندراج کر دیا جاوے۔ کھاتون کے صفحات
پر بعض جگہ سنہ نہین دیا گیا۔ اُمید ہے کہ اب دیدیا جائیگا
اور آیندہ خیال رکھا جاویگا۔ ایک ضروری رجسٹر بقایا موجودہ کا
نہین ہے۔ غالباً صدر انجمن نے اس کے متعلق کوئی
ہدائت تا حال جاری نہین کی۔ کیونکہ اور انجمنون مین بھی
نہین دکھایا گیا۔ اس کا نقشہ مین نیچے بناتا ہون۔ اس کے
مطابق ایک رجسٹر ہونا چاہیئے۔ مولوی کبیر الدین احمد صاحب
نے تمام حساب وکتاب ایسا باقاعدہ رکھا ہوا ہے۔ کہ
جب مین ان کے دولت خانہ پر پہونچا۔ تو وہ موجود نہ تھے
مگر ان کے رجسٹر مجھے مل گئے۔ جن کو بغیر ان کی موجودگی
کے مین بآسانی تمام ملاحظہ کر سکا اور کسی بات کے پوچھنے کی
ضرورت نہین پڑی۔ وہ نقشہ رجسٹر جس کا مینے اوپر ذکر کیا ہے
یہ ہے۔

نقشہ رجسٹر بقایا صدر انجمن احمدیہ لکھنؤ

نمبر شمار	نام ممبر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تاریخ
۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹۱۰ء
۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۵

(نوٹ) مثال کے طور پر دو اندراج کئے گئے ہین۔
جو کچھ مین نے اوپر لکھا ہے یہ بحیثیت محاسب صدر انجمن
ہونے کے لکھا ہے۔ اس پر مین اتنا اور زیادہ کرنا چاہتا
ہون کہ مولوی کبیر الدین احمد صاحب ایک بڑے مخلص اور جوشیلے
احمدی ہین۔ ان کے مکان کا در و دیوار احمدیت کی صداقت
کا اعلان کر رہا ہے۔ اور ان کے اس دلی جوش مین اُن
کے گھر کے تمام چھوٹے بڑے زن و مردان کے
ہمرنگ ہین۔ ان کے مکان کے اندر داخل ہوتے ہی
مجھے اور میرے رفقاء حضرت مولوی صدر الدین صاحب
اور مولانا مولوی سرور شاہ صاحب کو ایسی محبت کی
خوشبو آئی۔ کہ ہم ایک سیکنڈ مین باوجود ہمارے میزبان
کے اُسوقت گھر مین نہ ہونے کے ایسی بے تکلفی محسوس
ہوئی۔ کہ گویا اپنے گھر مین ہین۔ اللہ تعالیٰ مولوی کبیر الدین
صاحب موصوف ان کے اہل و عیال اور ان کے رفقاء
و برادران احمدیہ لکھنؤ پر اپنی رحمت نازل کرے۔ اور
ان کی جماعت کی تعداد اور تقوےٰ مین برکات نازل فرماوے
آمین ثم آمین۔
(دستخط) محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ
قادیان - ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۰ء

جماعت احمدیہ لکھنؤ — رجسٹر پر مفصلہ ذیل احباب احمدیہ لکھنؤ
کے نام درج ہین۔ محمد خلیل اللہ صاحب
میان امیر الدین صاحب۔ مولوی کبیر الدین احمد صاحب۔ میان
جلال الدین احمد صاحب۔ میان حسام الدین احمد صاحب۔ رشید علی
صاحب۔ ارتضیٰ علی صاحب۔ محمد حسین صاحب۔ زاہد علی صاحب
غظیم خان صاحب۔ سبحان خان صاحب۔ عاشق الزمان صاحب
محمد عبد الرشید خان صاحب۔ علی محمد خان صاحب۔ عبد العزیز
صاحب ٹیلر ماسٹر۔ مولوی حسام الدین صاحب کی ملاقات نہ
ہو سکنے کا افسوس رہا۔ کیونکہ صاحب موصوف وہان نہ تھے۔
اِسی سال مین انھون نے اس مضمون پر ایک اشتہار لکھا تھا۔
کہ صرف قرآن شریف ہی ایک کتاب ہے۔ جو ہر طرح محفوظ تمام
فرقہائے اسلامیہ سنی شیعہ وغیرہ مین مسلم چلی آتی ہے اور
سب اسکو یکسان مانتے ہین۔ ان کے اشتہار کا نام

حسام احمدیؐ

رکھا جاوے تو خوب ہو گا اس مین سے کچھ اقتباس ہم درج
ذیل کرتے ہین۔
"یہ ہمارا بیان تواریخ پڑھنے والون پر پوشیدہ نہین۔ کہ
بجز انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کے کوئی کتاب
شیعون مین باقی نہ رہی۔ کیونکہ اس کی نگہبانی و تربیت خدا کی
طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حین حیات مین ہی
ہو چکی تھی۔ .... غرض قرآن پاک ایک بڑی شہرت اور
تواتر پر تھا۔ جسکو تمام عالم کے مذاہب جانتے ہین۔ حتیٰ کہ
دیانند سرستی آریہ باوجود دشمن اسلام ہونے کے اس بات

پر متفق ہے۔ کہ قرآن پاک مین کمی و بیشی نہین - دیکھو ستیارتھ پرکاش چودھوین سملاس کے ضمنی دیباچہ کو۔ اب ہر شخص کو لازم ہے کہ اس قرآن کو پورا مان کر خدا اور اوس کے رسُول کو خوش کرے اور جو خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُلفت ومحبت رکھتا ہے اور خاتم النبیین کی حدیث کو مانتا ہے وہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر اسبات کا ایمان لاوے کہ وہ جو سید المرسلین نے فرمایا تھا۔ کہ میری ہی اُمت مین سے مسیح موعود و مہدی پیدا ہوگا۔ یہی ہین کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ وہ مر چکے۔ ایک زمانہ گذرا۔ جیسا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ (آل عمران) اور پھر فلما توفیتنی۔ (مایدہ)

یہ عاجز عموماً حضرات شیعہ وسُنّی اور خصوصاً مولوی عبد الشکور صاحب و سید محمد سجاد صاحب لکھنوی کو دعوت کرتا ہے۔ کہ وہ سب نشان دیکھ خسوف کسوف آئے ہوئے مہدی مسعود پر ایمان لائین۔ کیونکہ وہ حدیث کے موافق سنہ خاص مین آچکا۔ دیکھو جنتری ۱۳۱۱ سنہ ہجری اور اگر اس پر بھی کوئی انکار کرے تو مین اسبات پر بحث کرنے کو ازروئے منظوری گورنمنٹ طیار ہون۔ کہ ہر ایک شخص اپنے اپنے خیال کے موافق مہدی اور مسیح کو کسی آسمان پر یا غار مین دنیوی زندگی کے ساتھ قرآن شریف یا احادیث صحیحہ سے جو مغائر قرآن کے نہ ہو ثابت کردین۔

خاکسار مرزا احسام الدین احمد (احمدی) تخلص حسام اخی کبیر الدین احمد (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ محلہ بشیرت گنج لکھنو - متوطن تاج گنج آگرہ

مولوی کبیر الدین احمد صاحب نے حضرت

مسیح موعود کا ایک دستی خط

جو کہ ایک کارڈ پر ہے اور ایک صاحب کے کسی سوال کے جواب مین ہے۔ ایک شیشہ کے اندر چوکھٹے مین لگا رکھا ہے اس مین لکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جو مجھے خیال اعتراض کے طور پر کیا گیا تھا۔ وہ خیال راست نہین۔ انجیل سے تو خود ثابت ہوتا ہو کہ آنے والا مسیح اور ہے جیسا کہ آنے والا الیاس اور تھا۔ اور کسی حدیث مین یہ نہیں لکھا ہے۔ کہ مسیح آسمان پر گیا۔ حدیث سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح مر گئے جیسا کہ حدیث معراج سے ثابت ہے۔ اور پھر قرآن شریف سے بڑھکر اور کونسی حدیث ہو اور کونسی کتاب ہے۔ وہان صاف لکھا ہے۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آسمان سے ہی نازل ہوتا ہو۔

والسلام - مرزا غلام احمد - ۲۶ر نومبر ۱۹۰۷ء

تعزیت نامہ

اب مین اس جگہ برادرم کبیر الدین احمد صاحب کا وہ خط درج کرتا ہون۔ جو کہ انہون نے وصال مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مجھ کو لکھا تھا۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب دام اقبالہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پریروز کہ خبر وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام رسید۔ ہزاران غم والم بخاطر رسانید و چشمۂ اشک از چشم ہر آشنا و بیگانہ بکشاد۔ بُلبل بیدل نالہ وآہ را بافلاک رساند۔ حیات دنیا مستعار است۔ وعیش نشاط این کہنہ رباط ناپایدار۔ ہرچند جزع فزع پرداخت۔ فایدہ رو ندارد۔ چون این معاملہ حل طلب سوائے درمان نیست و این مرض بہتر از شکیبائی و صبر درمان بموجب آیت کریمہ کل من علیھا فان۔ یعنی آنچہ بر آن زمین است۔ فنا شوندہ است۔ باقی ست ذات پروردگار تو بزرگ بزرگ لاکن بمصداق آیت کریمہ لا تحسبن الذی قتلو فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون۔ حضور اقدسؑ توفی نگشت بلکہ ضمیر صداقت الرحیل ثم الرحیل ثابت شد یعنے اول رحلت از قادیان تا لاہور شد۔ وعزم الثانی رفع الی السماء گشت۔ بحمد اللہ کہ وحی تازہ تکذیب قول مخالف گردید۔ پس لازم است۔ کہ ہر صغیر و کبیر تحفہ فاتحہ و درود شریف بروح آن جری اللہ عالم محمود گذارند۔ والسلام

خاکسار کبیر الدین احمد - (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنو - ۲ر جون ۱۹۰۸ء - دلکشا ۱۳۲۶ھ

ایک مسئلہ کا حل

عید سے پہلے دوکان جائز

سوال - جناب حکمت پناہ خدا امین نور الدین خلیفۃ المسیح دام برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ احقر نے دن عید کو قریب ۸ بجے صبح کے قبل از نماز عید الفطر ایک شریف مسکین مفلس سید امیر علی نامی کو دن عید کی خوشی مین آٹے دال کی دوکان کھلوا دی۔ اس فعل پر برادرم مرزا احسام الدین احمد نے جو بفضل آلہی احمدی ہین۔ اعتراض کیا اور کہا کہ قبل از نماز ایسا کرنا حرام یا حرام سے کم درجہ کا ہے اور کہا کہ کیا خوب ہوتا جو بعد نماز کے اس دوکان مذکور العنوان کی بنیاد قائم کی جاتی۔ احقر نے ان کو جواب دیا کہ قبل از نماز ایسا فعل کرنا حرام نہین۔ البتہ وہ بیع اور وہ دوکان کہ جو نماز کے ادا کرنے سے روک دے۔ حرام ہوگی۔ غرض آن برادر نے میرے خیال کو تسلیم کیا اور فتوے چاہا ہے۔ لہٰذا حضور پرنور سے اُمیدوار ہون کہ ہمارے نبی سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا حکم نافذ فرمایا ہے۔ اور یہ جو فعل اس احقر نے کیا۔ شرعاً جائز ہے یا نہین۔ والسلام

آپکا خادم گنہگار

کبیر الدین احمد (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنو۔

جواب از حضرت خلیفۃ المسیح

عزیز من! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپنے بہت ہی اچھا کام کیا۔ کہ عید کے روز ایک مفلس کی دستگیری فرمائی۔ عید سے پہلے ہی تو فطرانہ بھی دیا جاتا ہے۔ اگر دوکان کھلوادی تو اور بھی زیادہ ثواب کا کام کیا۔ شرعاً ایسا فعل ہرگز ممنوع نہین

نور الدین - ۱۳ر اکتوبر ۱۹۱۰ء قادیان

کبیر احمدی وحسن نظامی صاحب رض ل مین

سوال از حسن نظامی صاحب

دہلی - میرزا صاحب مین وہ کون سی باتین وخوبی تھی۔ کہ جن کو دیکھ کر آپ اون کے مُرید ہوگئے۔ اور آپ لوگ کیون ان کو رسُول جانتے ہو اور کہتے ہو۔

جواب - مجھہ دیکھنے والے نے میرزا صاحب کا تقوے ورع ...... دیکھا۔ بس فوراً بیعت ہوگیا اور اس طرح اور بھی قائل ہوگیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو مولویون نے انکی رسالت سے تنزل دے کر فوراً ان کو اُمتی کر ڈالا۔ ہم نے بمصداق علماء اُمتی کا نبیاء بنی اسرائیل زیر نظر رکھ کر مرزا صاحب کو نبی جانا اور پھر جانا۔

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد ہو مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر ان صد اس پر جُپ۔

خاکسار کبیر الدین احمد اکبرآبادی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنو

تکالیف سفر

حدیث شریف مین آیا ہے۔ السفر قطعۃ من السقر۔ سفر دوزخ کا ایک ٹکڑا ہے۔ ہرچند فی زمانہ ریل اور تار اور سڑکون کے انتظام نے سفر کی صعوبتون کو بہت کچھ گھٹا دیا ہے تاہم

سفر کچھ چیز ہی ایسی ہے کہ اوس کے ساتھ پُرانے رنگ کے نہیں تو نئے رنگ کے تکالیف ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ مذکورہ بالا حدیث آج بھی اپنی صداقت کا نمونہ دکھا رہی ہے۔ اس سفر میں ہمیں چند ایک تکالیف ایسی درپیش آئیں۔ مگر الحمد للہ ان کی تکلیف جسم یا مال پر تھی۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلیفہ اول کی دُعاؤں کے طفیل رُوح ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گذار تھی۔

یہاں سے روانگی کا حکم مجھے ایسے وقت میں ملا تھا۔ جب کہ تین بج چکے تھے۔ جس حالت میں تھا۔ اُٹھ کر چل پڑا۔ نہ اپنے نائب کو کچھ ہدایت دے سکا۔ اور نہ ضروری کاغذات کو ہی سنبھال سکا۔ اس میں بھی خاص لُطف تھا۔ بٹالہ کے اسٹیشن پر پہونچ۔ تو کپڑوں کا بیگ جو ساتھ لیا تھا۔ اُس کی چابی گم ہو گئی۔ امرت سر میں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مکان پر جا کر اُسے کھلوایا۔ اس طرح پر ڈاکٹر صاحب کی ملاقات اور اون کے ہاں شام کا کھانا کھانے کا اتفاق ہُوا۔ امرت سر میں ٹکٹ لینے کے وقت میں اور برادرم مکرم مولوی صدر الدین صاحب اکٹھے ٹکٹ بابو کو سمجھاتے رہے۔ کہ ہم نے میرٹھ اُترنا ہے اس راستہ کا ٹکٹ ہم کو دیا جاوے۔ کئی دفعہ یہ بات سمجھائی گئی۔ مگر جب ہم سہارن پور پہونچے۔ اور آگے گاڑی چلنے کو تھی۔ تو ایک ٹکٹ کلکٹر صاحب ہمارے پیچھے پڑ گئے۔ نکلو۔ نکلو۔ اسباب اُتارو۔ جلدی کرو۔ گاڑی جاتی ہے۔ یا الٰہی یہ کیا مُصیبت آگئی۔ ہم نے میرٹھ جانا ہے۔ میرٹھ کے راستہ کا ٹکٹ خریدا ہے۔ میرٹھ کی گاڑی میں بیٹھے ہیں۔ پھر یہ ہمیں کیوں نکالتے ہیں۔ بابو صاحب کو بہت سمجھایا۔ کہ ہم نے میرٹھ ضرور جانا ہے ہمارے دوست وہاں ہیں اُن سے ملاقات ضروری ہے اسی راستہ کے ٹکٹ خریدے گئے ہوئے ہیں۔ مگر وہ ایک نہیں مانتے۔ مزدور بلوا کر ہمارا اسباب زبردستی گاڑی سے نکلوانے لگے اور کہا کہ تم نے میرٹھ کے راستہ کا ٹکٹ مانگا ہو گا۔ مگر بابو نے بیوقوفی سے مراد آباد کے راستہ کا بنایا ہے۔ تم مراد آباد بریلی لکھنؤ کے راستے سے کان پور جا سکتے ہو اور کسی راستہ سے نہیں۔ آخر حُسنِ اتفاق سے ایک اسٹیشن ماسٹر انگریز آگئے۔ ان سے عرض کی گئی۔ کہ ہمیں بہر حال اس گاڑی میں جانے دیا جاوے۔ آپ گارڈ کو کہہ دیں۔ میرٹھ جا کر کرایہ کی کمی بیشی کا حساب ہم سے لیا جاوے۔ انھوں نے یہ بات مان لی اور خدا خدا کر کے ہم پھر اس گاڑی میں اسباب رکھ کر میرٹھ پہونچے۔ اور وہاں سہارن پور سے میرٹھ کا کرایہ جُدا ادا کیا۔ میرٹھ پہنچ کر معلوم ہُوا۔ کہ خواجہ صاحب کو بھی ایک تکلیف پیش آئی تھی۔ وہ جس گاڑی میں آتے تھے اس کا انجن خراب ہو گیا تھا۔ اس واسطے انبالہ سے آگے گاڑی نہ چل سکی اور معینہ وقت سے بہت دیر پیچھے میرٹھ پہونچ سکے۔ ایسا ہی کان پور سے آمادہ آتے وقت ٹرین مس ہو گئی۔ چھ گھنٹے وہاں بے کار رہنا پڑا۔ ان سب سے بڑھ کر جو واقعہ ہُوا وہ یہ تھا۔ کہ لکھنؤ جب ہم ریل پر سوار ہونے کو چلے۔ تو اتفاق سے اکّہ ایک ہی ملا۔ جس پر اسباب رکھا اور مولوی سید سرور شاہ صاحب کو بٹھایا۔ زیادہ گنجائش نہ تھی سید صاحب موصوف نے اسٹیشن پر پہونچ کر اسباب گاڑی میں رکھا۔ بدیں خیال کہ ہم وقت پر پہونچ جاویں گے۔ مگر جب ہم نے پلیٹ فارم پر قدم رکھا۔ تو گاڑی چل دی۔ میں اور مولوی صدر الدین صاحب لکھنؤ رہ گئے۔ اور سید صاحب موصوف چلے گئے۔ اور لُطف یہ کہ مولوی صاحب کا ٹکٹ بھی سید صاحب کے پاس تھا۔ جس کے واسطے اگلے اسٹیشن ماسٹر کو تار دیا گیا کہ ان سے لے لیں۔ پھر ہم دوسری گاڑی میں بیٹھ کر امرتسر آکر سید صاحب سے ملے اور سب اکٹھے قادیان آئے۔ ہر ایک چیز جو آرام دینے والی ہے۔ اس کے ساتھ کچھ ابتلا بھی ضرور لگے ہوئے ہیں۔ ریل کے ابتلا اپنے خاص طرز کے ہیں۔ کسی اکّہ گاڑی وغیرہ پرانی سواری میں یہ بات نہ تھی۔ کہ ایک رفیق سوار ہو کر چلا گیا ہو اور دوسرے منہ دیکھتے رہ جاویں۔ گاڑی بان کو ہزار کہو کہ میاں ہمارا ساتھی چھوٹتا ہے۔ ہمیں بھی بٹھالو۔ اپنی گاڑی کو کھڑا کر لو۔ مگر وہ کہاں مانتا ہے۔ یہ وہ پُرانا گدھا تو ہے نہیں کہ جہاں چاہو۔ کھڑا کر لو۔ دجّال کا گدھا ہی نہ ہُوا۔ جو ہر ایک کی بات مان لے۔ خیر الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہم بخیریت تمام ۱۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کی شام کو دار الامان میں داخل ہو گئے۔

سفر کے فوائد

ابتدائے سنہ ۱۹۰۸ء کے پرچہائے بدر میں سورہ قریش کی تفسیر کرتے ہوئے میں نے اس امر کا ذکر کیا تھا۔ کہ مکّہ کے قریش کے واسطے اوّل بسبب تعلقاتِ تجارت اور بعد میں بسبب اشاعت اسلام شمال و جنوب۔ مشرق و مغرب گرمیوں میں اور جاڑوں میں ایسے سفر ہمیشہ مقدر رہے کہ تمام مختلف ممالک کو حالات کا مشاہدہ اور تجربہ ان کے واسطے اس الفت اور محبت کے بڑھانے کا موجب ہوتا رہا۔ جو کہ اپنے وطن بیت اللہ العظیم اور اس کے قرب و جوار کے ساتھ حاصل تھی۔ اسی سُنّت کو مطابق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ تعالیٰ کے حکم کی ماتحت آپ کے خُدام کو بھی سیروا فی الارض کے ارشاد عالی پر عملدرآمد کرنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان مہاجرین کو واسطے قادیان کے ... ... دار الامان سے باہر نکلنا بہت ہی مشکل ہے۔ جو کہ بیرونی دلچسپیوں کو تعلقات سے اپنے دلوں کو فارغ کر چکے ہیں ان کے لیے اس مُقدس صحبت کی ایک گھڑی۔ باہر کی ہزار ہا نعمتوں اور دولتوں سے بڑھ کر راحت دہ اور طمانیت بخش ہے اور وہ اپنی خوشی سے کبھی ایک دن کے واسطے بھی اس مقام کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ یہ جگہ صحیح معنوں میں انکا

دولت خانہ ہے

مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے۔ ریل میں ایک صاحب نے مجھ سے دریافت کیا کہ جناب کا دولت خانہ کہاں ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ جناب آجکل یہ دستور ہو رہا ہے۔ کہ پوچھنے والا پوچھتا ہے۔ کہ آپ کا دولت خانہ کہاں ہے اور بتلانے والا بتلاتا ہے کہ میرا غریب خانہ وہاں ہے۔ ان ہر دو الفاظ کا استعمال سائل و مسئول کے واسطے تہذیب میں داخل ہے۔ ممکن ہے کہ جواب دینے والے صاحب کا خانہ اصلی معنوں میں ہی غریب خانہ ہو۔ اور ممکن ہے کہ بسبب انکسار کے واسطے ایسا ہی جواب میں کہنا مناسب ہو۔ لیکن یہ بات ہے کہ میرا معاملہ خاص ہے۔ میرے قبضہ میں ایک غریب خانہ ہے اور ایک دولت خانہ بھی میرا ہے۔ اگر میں آپ کو اپنا غریب خانہ ہی بتلا دوں۔ تو یہ کافی نہ ہو گا۔ اور اگر میں آپ کو اپنا دولت خانہ بتلا دوں۔ جس کا ذکر میرے واسطے موجب فخر ہے۔ تو آپ شاید دل میں ظن کریں گے۔ کہ یہ شخص مہذب گفتگو سے ناواقف ہے۔ اس لئے میں آپ کی اجازت سے ہر دو کا ذکر کر دیتا ہوں۔ میرا غریب خانہ تو بھیرہ ضلع شاہ پور میں ہے۔ جہاں میں پیدا ہُوا تھا۔ میرے آبا و اجداد کا بنایا ہُوا غریب خانہ جھونپڑا اب تک وہاں موجود ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھ کو ایک دولت خانہ تک رسائی بخشی ہے جہاں سے مجھ کو ظاہری اور باطنی دولت ملتی ہے۔ وہ

دولت خانہ قادیان

میں ہے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ مہاجرین قادیان کے واسطے قادیان ایک دولت خانہ ہے جس سے جُدا ہونا ان کو از بس ناگوار ہے۔ صرف کوئی سخت مجبوری کی بات ہو سکتی ہے۔ جو کہ انہیں یہاں سے نکالے اور وہ اکثر کوئی دینی ضرورت ہو سکتی ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح

کے حکم کے ماتحت اس کا پورا کرنا ان کے لئے فرض ہوجاتا ہے - میری مراد اس وقت ایسے اشخاص سے نہیں - جو کہ قادیان میں مہاجر کہلا کر بھی ایک گونہ

قادیان سے مہاجر

ہیں - رات دن اپنی دنیاداری کے دھندوں میں ایسے مصروف ہوگئے ہیں کہ نہ انھیں درس قرآن شریف کے سننے کی فرصت ہے نہ نماز باجماعت کے واسطے انھیں وقت مل سکتا ہے - نہ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت سے فیض حاصل کرنے کا انھیں موقعہ ملتا ہے وہ قادیان میں پہنچ کر بھی ایک غفلت میں گر گئے ہیں لیکن چونکہ انھوں نے دین کے راہ میں ایک بڑی بھاری ہجرت ترقی کی طرف کی ہے اسواسطے خدا تعالیٰ کے فضل پر اُمید ہے - کہ اگر وہ اپنی اس ہجرت پر قائم رہے تو ایک نہ ایک دن ان کے واسطے بھی ضرور آئے گا کہ تمام مشکلات نفس کرکے کرکو وہ بلندی کی طرف چڑھ جاوینگے - خدا تعالیٰ کا رحم اُن پر ہو لیکن میری مراد اس وقت ایسے اصحاب سے ہے - جو قادیانی زندگی کے ثمرات سے بخوبی لذت حاصل کر رہے ہیں ان کے واسطے یہاں سے جُدائی بہت ہی دوبھر ہے اور اس حظ روحانی سے بہرہ یاب سب سے بڑھ کر ابی المکرم استاذی المعظم حاجی الحرمین الشریفین حضرت مولوی حکیم

نور الدین

صاحب خلیفۃ المہدی والمسیح ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں - اب تو آپ سلسلہ احمدیہ کے سردار و امام ہیں - مگر حضرت مسیح موعودؑ مرحوم و مغفور کی زندگی میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی مجھ ایک دن کے واسطے ایک لاکھ روپیہ دے اور قادیان سے باہر بلائے - تو میں نہیں جاسکتا - کس استقامت کے ساتھ آپ نے اپنے اس قول کو پورا کیا - بغیر خاص حکم حضرت مرحوم علیہ السلام کے آپ کبھی قادیان سے باہر نہ گئے - اللہ تعالیٰ کے برکات کے نزول کی جگہ اور اس کے پاک الہام کے ورود کے مقام کی عزت و تعظیم میں جو حصہ آپ نے لیا - اسی کے مطابق خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ درجہ عطا فرمایا کہ آپ اپنے پیارے امام کے نائب اور جانشین اور اس کی جماعت کے لیڈر ہوئے سو اگرچہ یہاں سے باہر جانا بہت کم ہوتا ہے - تاہم جب ہم جاتے ہیں تو ہماری حالت وہی قریش والی ہوتی ہے - بیرونی دنیا کے طرز رہائش - طریق گفتگو - قواعد مجلس نشست و برخاست - دن رات کے مشاغل و مصارف لباس مکان - غرض ہر ایک چیز کا مقابلہ جب کہ ہم دارالامان سے کرتے ہیں - تو یہاں کی بے تکلفی - سادگی - صفائی - اخلاص دینی اشغال - صحبت صالح وغیرہ برکات یاد آکر بے اختیار حضرۃ اکمل کا یہ شعر زبان پر آجاتا ہے - جو کہ بدر کے ٹائٹل کو ہر ہفتہ زیب دیتا ہے - ؎

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا
دارالاماں ہمارا جنّت نشاں ہمارا

چونکہ ہمارے دوست شیخ محمد یوسف صاحب اور ماسٹر عبدالرحیم صاحب جن کو قنوج بُلایا گیا تھا - بخیریت واپس آگئے ہیں - اسواسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رپورٹ بھی اس اخبار میں درج کردی جاوے -

قنوج میں اسلامیہ جلسہ

قنوج کا قدیمی شہر عطر کے لئے مشہور ہے - عطر کے بڑے بڑے سوداگر الحمدللہ کہ سب مسلمان ہیں - ان لوگوں میں حفاظت و اشاعت اسلام کا خاص جوش ہو - علماء کی خدمت کرنا ثواب عظیم سمجھتے ہیں - اس قوم کے چند پُرجوش نوجوان دو سال سے سالانہ جلسہ کرتے اور علماء کو بلاتے ہیں چنانچہ امسال بھی اُنھوں نے حسب معمول جلسہ کیا اور علماء کو شرکت جلسہ کے لئے مدعو کیا - جن لوگوں کو قنوج بلایا گیا تھا - اون میں ہمارے مکرم دوست ماسٹر محمد یوسف صاحب نومسلم (سابق بھائی سورن سنگھ) ایڈیٹر نور بھی تھے - حضرت خلیفۃ المسیح نے مناسب سمجھا کہ صاحب موصوف اکیلے جاویں - اس لئے حضور نے ماسٹر عبدالرحیم صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام اسکول کو ایڈیٹر صاحب نور کے ہمراہ قنوج بھیجدیا - صاحبان موصوف الحمدللہ کہ فتح و نصرت کے ساتھ جو بفضلہ تعالےٰ اس سلسلہ میں شامل ہیں واپس تشریف لے آئے ہیں اس جلسہ کی جو کیفیت ہمیں پہنچی ہے - اس کو مختصر ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے -

جلسہ قنوج کی خصوصیت قنوج میں کوئی با اثر احمدی نہیں - صرف اخبار نور جاتا ہے اسے دیکھ کر لوگوں کو شوق ہُوا اور احمدی واعظین کو بلایا گیا جلسہ میں اگرچہ مختلف الخیال علماء جمع تھے - مگر اختلافی مسائل کو بالکل چھوڑ دیا گیا اور اسلام اور پیغمبر اسلام کی عظمت اور حقانیت پر تقریریں ہوئیں -

لیکچر گاہ ایک بڑا پنڈال نہایت خوبصورتی سے آراستہ تھا پلیٹ فارم پر علماء اور واعظین کے لئے کرسیاں بچھی ہوئی تھیں رات کے وقت گیس کی روشنی کا اہتمام تھا - اکثر ہندو اور آریہ اصحاب شریک جلسہ ہوئے تھے - پولیس کا خاطر خواہ انتظام تھا

عُلماء مولوی ثناء اللہ اور شاہ سلیمان پھلوری - بوجہ عدیم الفرصتی شریک جلسہ نہیں ہُوئے - مفصلہ ذیل واعظین تشریف لائے تھے - مولوی ابوالفرح پانی پتی - شاہ محمد شفیع اگادی مولوی عبدالواجد صاحب فرخ آبادی - مولانا ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی - مولوی مقبول حسن صاحب کانپوری - مولوی سراج الدین صاحب - یہ مولوی صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہیں - کیونکہ جلسہ کرنے والے سب ان کے معتقد ہیں - اور انہی کی وجہ سے اس قوم کو دین کی طرف توجہ ہوئی -

خاطر و مدارات منتظمان جلسہ مہمانوں سے ہرطرح کی خاطر و تواضع کے ساتھ پیش آئے اور اسلامی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھایا - ان میں کا ایک معزز آدمی ماسٹر محمد یوسف صاحب کے پاؤں دباتا رہا - جزاہم اللہ احسن الجزاء خیر الجزاء -

وعظ اور تقاریر جلسہ تین روز تک یعنی ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ - اکتوبر کو ۸ بجے صبح سے گیارہ بجے رات تک قائم رہتا - صرف نماز دن اور کھانے کی فرصت ہوتی - عام طور پر آریہ سماج کی تردید اور محاسن اسلام و سیرت نبوی کا ذکر ہوتا تھا - جو پورے امن سے سناجاتا تھا - عام لوگوں کو مثنوی اور خوش الحانی سے نعت پڑھنا خصوصیت سے پسند آتا تھا -

احمدی واعظین کی تقریریں ماسٹر محمد یوسف صاحب نے ایک ایک گھنٹہ دو دفعہ تقریر کی - اس میں اپنے مشرف بہ اسلام ہونے کے وجوہات بیان فرمائے آپ نے بوضاحت ہندو کتب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آریہ سماج کی خوفناک اور بھیانک تعلیم سے نفرت اور باوا نانک علیہ الرحمۃ کے اسلام وغیرہ اُمور کا تذکرہ کرکے یہ تبلایا - کہ آریہ سماجی مسلمانوں کو یہ عموماً کہا کرتے ہیں کہ فلاں لالچ کے باعث یا عورت کے پیچھے مسلمان ہوگیا - میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ میرے متعلق کوئی ایسی بات ثابت نہ کرسکیں گے - میں بفضلہ تعالیٰ اٹرینڈ ٹیچر تھا - ملازم تھا - میری بیوی تھی - مجھ طرح طرح کے لالچ دے کر واپس کرنا چاہا - مگر میں صدق دل سے مسلمان ہُوا تھا ظُلمت کی طرف کیوں کر جاتا - غرض آپ کی تقریر مؤثر اور آریوں کے سینہ پر سانپ لوٹانے والی تھی - معلوم ہُوا کہ کوئی آریہ یہ بھی کہتا تھا "یہ انگریزی راج ہے ورنہ اس کا سر اُتار دیتا" آریوں کو بھی الحمدللہ انگریزی راج کی برکت محسوس ہونے لگی -

ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے تین تقریریں کیں۔ پہلی تقریر میں جلسہ کے نوجوان بانیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ بتایا۔ کہ مسلمان نوجوانوں نے کیا کیا کارہائے نمایاں کئے ہیں۔ امام شافعی اور امام بخاری امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور دیگر بزرگوں کے ایام نوجوانی کا حال سُنا کر غیرت دلائی۔ الحمد للہ کہ اس کا کافی اثر ہُوا خصوصاً نوجوان بہت محظوظ ہوئے۔ ماسٹر صاحب کی دوسری تقریر " اسلام کی خصوصیتیں " کے عنوان سے تھی۔ آپ نے پڑھنے ان الدین عند اللہ الاسلام۔ من یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔ وغیرہ آیات قرآن مجید پڑھ کر اسلام کی خصوصیتوں کا اظہار شروع کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کا ذکر خصوصیت سے دلچسپ تھا۔ بار بار درود شریف پڑھا جاتا۔ اور لوگوں پر محویت کا عالم تھا۔ پانچ بجے نماز عصر کے لئے جلسہ برخواست ہوتا تھا۔ لیکن لوگوں نے خواہش کی۔ کہ ہم ابھی چند منٹ میں نماز پڑھ کر آتے ہیں۔ آپ پھر تقریر فرماویں۔ ماسٹر صاحب نے بعد نماز پھر تقریر شروع کی اور مغرب تک تقریر فرماتے رہے۔ ماسٹر صاحب کا جگہ بجا شعار کے اشعار پڑھنا مزید اثر کا باعث تھا۔ آپ کی تیسری تقریر بھی اس مضمون پر تھی۔ اس میں آپ نے قرآن کریم کی چند پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ جو سامعین کے لئے بالکل نئی تھیں۔ جن کا طرز بیان اگرچہ احمدیوں کے لئے پرانا ہو۔ مگر وہاں کے لوگوں کے واسطے نیا تھا۔ اس تقریر میں یہ بھی بتایا گیا۔ کہ اسلام ایک عملی مذہب ہے۔ اس کے اصول عملی ہیں۔ عورتوں کی خاص عزت کی گئی ہے۔ اس تقریر میں کرنے کے کڑوں اور ایران اور ہندوستان کے فتح ہونے و بادشاہوں راجاؤں کی لڑکیوں کا مسلمانوں کی بیویاں بننے کا ذکر بڑی توجہ سے سُنا گیا۔ عورتوں کی عزت کے ضمن میں ماسٹر صاحب نے آریہ بھائیوں کو بدیں الفاظ غیرت دلائی کہ اگر سب آریہ نوجوان زرد رنگ والی سبلے بالوں والی وغیرہ عورتوں سے بیاہ نہ کریں۔ تو بیٹیوں اور بہنوں والے آریو تمہارا کیا حال ہوگا۔ غور کرو۔ بخلاف اس کے اسلام نے ان تنکحوا ھو الشیئاً کی تعلیم دی ہے۔

شکریہ

جناب نظام الدین خان اور ان کے لائق کارکن عبد الغفور خان و تمام منتظمان جلسہ خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ ان لوگوں نے علاوہ اظہار اخلاق خرچ بہت کیا ہے۔ صرف ہمارے دو آدمیوں کو صہ روپیہ نقد کرایہ اور ایک قیمتی عطردان ہدیہ دیا۔ ایسا ہی دوسروں پر خرچ ہوا ہوگا۔ یہ عطردان حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کر دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ قنوج والوں کو جزائے خیر دے۔

تقریب نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی

۱۷ر شوال ۱۳۲۸ھ سنہ ہجری بروز جمعہ

۱۰ بجے شام کے جناب میر بشارت علی خان صاحب احمدی کا عقد حسب اجازت حضرت خلیفۃ المسیح۔ عالی جناب مولوی میر محمد سعید صاحب (سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن) کی دختر نیک اختر سے ۱۱ ہزار مہر موجل پر ہُوا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ نے خطبہ پڑھا۔ جس میں حضرت ممدوح نے زن وشوہر کے فرائض۔ ضرورت نکاح پر ایک لطیف تقریر فرمائی۔ مجلس عقد بلحاظ اپنے سادہ پوزیشن کے اتباع احمدیت کا بہترین نمونہ اور زمانہ نبوی کے تاریخی طرز تمدن کی گویا زندہ تصویر تھی۔

حسن اتفاق سے اُمت کے روحانی نانا کی شرکت کی وجہ سے مجلس کی رونق اور بھی دوبالا تھی۔ اب ہم دلی نیاز سے عالی جناب مولوی صاحب میر صاحب کی خدمت میں مبارکباد کہتے ہوئے اُمید کرتے ہیں کہ اس مبارک تقریب کی یادگار میں سلسلہ عالیہ کے چند مقامی ضرورتوں کو (جو چند باہمت حضرات کی زیادہ تر توجہ کے محتاج ہیں) پورا کرنے میں کافی حصہ لیں گے۔ احباب خیر وبرکت کی دعا فرماویں

میر فضل علی احمدی۔ بشارت منزل۔ حیدرآباد دکن

ناموں کی تبدیلی

حسب الارشاد حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ آج سے ہم اپنے سابق کے ناموں کو مصرحہ ذیل ناموں سے تبدیل کرتے ہیں۔ لہذا جناب جنرل سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان وایڈیٹر صاحبان ریویو آف ریلیجنز۔ وتشحیذ الاذہان۔ بدر سے خصوصاً و دیگر احباب سے عموماً التماس ہے۔ کہ آئندہ تمام اوقات خط وکتابت وغیرہ میں ذیل کے تبدیل شدہ ناموں سے ہی ہمیں یاد فرمایا کریں۔ اعلان عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

سابق کا نام	تبدیل شدہ نام
میر بشارت علی	سید بشارت احمدؐ
میر فضل علی	سید فضل احمدؐ
میر سیادت علی	سید علی احمدؐ

۱۷ر شوال ۱۳۲۸ھ سنہ ہجری بشارت منزل۔ حیدرآباد دکن

انجمن احمدیہ سانڈی

اس سفر میں ہمیں انجمن حامدیہ قصبہ سانڈی ضلع ہردوئی کے صدر جناب نواب سید حامد شاہ صاحب کی ملاقات کا بھی فخر حاصل ہُوا جنکی کوشش سے سانڈہ کے قصبہ میں ایک بارونق انجمن ہے اور اسلام کی تائید میں وہاں ایک مدرسہ بھی ہے اور سالانہ جلسے ہوتے ہیں۔ اگرچہ ہمیں سانڈہ جانے کا اتفاق نہیں ہُوا۔ تاہم اس رپورٹ سے جو صاحب موصوف نے ہمیں دی ہے اور خود صاحب موصوف کی ملاقات سے ہمیں ثابت ہوگیا۔ کہ یہ انجمن بہت عمدہ اور مفید کام کر رہی ہے۔ سید صاحب موصوف اسلام کی ہمدردی کے واسطے ایک تڑپ اپنے دل میں رکھتے ہیں اور اسلامی ارکان کی تعمیل میں بڑے مستعد اور پُرجوش ہیں۔ کانپور سے اٹاوہ تک وہ ہمارے ساتھ ایک ہی گاڑی میں تھے۔ نماز مغرب کا وقت قریب تھا۔ ہم تو اس فکر میں ہی تھے۔ کہ نماز کیوں کر ادا ہو۔ کیونکہ گاڑی آدمیوں سے پُر تھی۔ اور ہندو صاحبان بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ سید صاحب موصوف نے جھٹ ہندو صاحبان کو کہہ کر ایک طرف کر دیا اور چلتی گاڑی پر اذان کہہ کر نماز باجماعت کا سامان کر دیا۔ مولوی سرور شاہ صاحب نے جماعت کرائی۔ اور سب نے باطمینان ادا کی۔ سید صاحب بہت اصرار فرماتے تھے۔ کہ ہم ان کے ہمراہ جا کر جلسہ سانڈہ شامل ہوں مگر ہم یہاں سے اس امر کی اجازت حاصل کر کے نہ گئے تھے۔ اسواسطے مجبوری تھی۔ اگر ایسے ہی کارکن ہمدرد اسلام سب انجمنوں کو مل جاویں تو خوب ہو۔

ایک شخص کے چند سوالوں کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (۱) تجدید بیعت کیا ہر وقت ایمان کی بھی تجدید کرنی چاہیئے۔ اجدد ایمانی بقولی۔ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (۲) خط میں تساہل کرنا مناسب نہیں اور ہرگز مناسب نہیں (۳) ایک وقت میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے۔ اسکی متعلق احادیث آخر مشکوۃ میں موجود ہیں۔ (۴) سوائے اس نماز کے جو مسلمانوں میں مشترک ہو کوئی نماز اسلامی نماز نہیں کہلاتی (۵) کسی نقش اور تصویر کا دل میں جمانا شرعاً جائز نہیں ہے یہ بھی ایک قسم کی بُت پرستی ہے (۶) ذات الٰہی کا نظر آنا اس دنیا میں یہ ایک جنون کا شعبہ ہے۔

(۸) نماز میں کسی نقش کا خیال خود جمانا شرعاً ثابت نہیں (۹) ایک معمولی انسان کا کفر نبیوں کا کفر نہیں ہو سکتا۔ (۱۰) یہ تو خیال بڑا ہی احمقانہ اور مجنونانہ ہے کہ نبی سے ولی افضل ہوتا ہے اور جو دلیل ہے وہ پاگلوں کی سی دلیل ہے ہم ایسے آدمی کو مفتری نہ کہیں۔ تو اکی ...

الخطبہ ایک لڑکی شریف خاندانی - عمر سترہ برس - اُردو لکھنا - پڑھنا - سینا پرونا جانتی ہے اس کے واسطے ایک لائق احمدی نوجوان قوم کیکے زئی کی ضرورت ہے - درخواست معرفت اڈیٹر بدر ہو اور درخواست کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ ہوں -

دُعائے جنازہ محمد عبد الرشید بمبئی سے اپنی لخت جگر حاجرہ بی بی مرحومہ کے واسطے اور ماسٹر رکن الدین صاحب گوجرانوالہ سے اپنے برادر کلاں غلام محمد صاحب احمدی مرحوم کے واسطے نماز جنازہ کے لئے احباب سے درخواست کرتے ہیں -

خط کس پتہ پر روانہ ہو میاں دوست محمد صاحب بلوچ اپنے مولود مسعود کے نام کے متعلق حضرۃ خلیفۃ المسیح سے دریافت کرتے ہیں - مگر خط میں اپنا مقام اور پتہ نہیں لکھتے -

پٹواری صاحبان کو اطلاع ہو کہ ان کی درخواستیں اور خطوط صاحب مشتہر کے نام روانہ کر دیگئی ہیں اگر وہ چاہیں گے - تو براہ راست کسی درخواست کنندہ کے ساتھ خط و کتابت کریں گے - دفتر بدر کے ساتھ اس کے متعلق خط و کتابت بیفائدہ ہوگی -

مُفرح یاقوتی یاقوت - مروارید - زعفران - کستوری - عنبر جدوار - ریگ ماہی - فولاد - سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہے - دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے اور ان کو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہنچاتی ہے - اعضائے رئیسہ کو بدرجہ کمال تقویت حاصل ہوتی ہے - فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہیں ان کے دُور کرنے کے لئے نہایت درجہ کی مفید ہے - قیمت فی ڈبیہ (جس میں پانچ تولہ مفرح یاقوتی ہوتی ہے) چار روپے (للعہ)

حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نولکھا لاہور

کُشتہ - و سُرمہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دو مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دہوکہ دینا چاہتے ہیں صرف اس لئے انکا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اُٹھا دیں - **کشتہ جریان** - اعلیٰ دہات جو مثانہ کے آگے یا بعد آتی ہے بفضلہ تعالیٰ اُسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اسکی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پائی - قیمت فی تولہ معہ بدرقہ و محصولڈاک تین روپیہ ہے (للعہ)

سُرمہ - کمزوری آنکھ کو دُور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزاء مامیران و موتی ہیں - یہ سُرمہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین مدظلہ کا مجربہ نسخہ ہے - انشاء اللہ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا - قیمت فی تولہ ۱۲ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر عبد الرحمٰن کاغانی قادیان

پتھر کا کوئلہ ۳ ۳

جناب من! میرے کارخانہ میں ہر قسم کا پتھر کا کوئلہ کثرت سے بہت عمدہ ملتا ہے - چونکہ میرے یہاں لوڈنگ کا بہت بڑا انتظام ہے خریداروں کو کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا - حسب منشاء مہربان خریداروں کو کوئلہ روانہ کیا جاتا ہے اب مہربانوں کو تحریر ہے کہ کم از کم دو ایک گاڑی کوئلہ منگا کر آزمائش کر لیں - در بارہ نرخ مینیجر کارخانہ سے دریافت فرماویں - شرط اول - ہمراہ آرڈر قیمت کوئلہ روانہ فرماویں - کم از کم نصف قیمت ضرور - باقی روپیہ بذریعہ ویلیوپی ایبل وصول کیا جاویگا - شرط دوم - جسوقت گاڑی یہاں سے روانہ کی جاوے گی اُسوقت آرڈر منسوخ نہیں ہوسکتا

اسم فسٹ کلاس بڑا بڑا	اسم سکنڈ کلاس عمدہ بڑا بڑا
دو خشت کوئل فسٹ کلاس چمکدار	سانگ کوئل بہت عمدہ
سوفٹ کوک بمایر لوخت	ہارڈ کوک خشت کلاس بڑا بڑا
ہارکوک نمبر ۲ بہت عمدہ	سفید نکشہ -

تار کا پتہ - نقی دھن باد

المشتہر - ایس - ایم - نقی کول کمپنی - دھن باد - ضلع مانبھوم

کتاب طبِّ روحانی

اس کتاب میں جسمانی امراض کا علاج بذریعہ عمل الترب یا علم توجہ یا مسمریزم کے بہت شرح سے مندرج ہے عبارت اس کی آسان اُردو ہے اور ادنےٰ استعداد والا بھی اس کو پڑھ کر بیماریوں کا علاج کر سکتا ہے - جہاں تک ہو سکا ہے - کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی گئی - تاکہ عام لوگ جو اس کا شوق کریں اس علم کو سیکھ کر فائدہ اٹھائیں اور بیماروں کا علاج کر کے ثواب حاصل کریں - پھر بھی اگر کوئی اس کتاب کے متعلق کوئی بات پوچھنا چاہیں اور اپنے اپنے معلومات کو بڑھانا چاہیں یا اول اول تجربہ کرنا چاہیں تو راقم سے خط و کتابت کریں - قیمت اس کی ایک روپیہ اور محصولڈاک ۲ ہے - راقم سے طلب فرماویں -

م - ح - معرفت اخبار بدر - بمقام قادیان ضلع گورداسپورہ

"موت"

و نقصان کا کوئی وقت مقرر نہیں اسلئے ضروری ہے کہ آج ہی خط لکھو اور حرز حروف آہنی صندوق المارہی منگا کر اپنی محنت کی کمائی ہوئی دولت کی حفاظت کرو - مختصر فہرست نرخنامہ با تصویر فرمائش پر مشہور عالم کارخانہ جیون مل کمپنی گوجرانوالہ سے مفت تقسیم ہوگی - اصل تجارت و فن تجارت سکھانے اور دولت کمانے کے راستے بتانے والی قابل قدر کتاب ۱۳۶ صفحہ - قیمت ۸

مشہور عالم کارخانہ جیون مل کمپنی - گوجرانوالہ

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے - برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے کہ ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ے آوڈ ٭ کیم

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے - تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو - تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے - کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کے گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے - گرمی کے دست - پیٹ کا درد و مروڑ اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی شیشی ۵ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی اصلاح ولایت کو نامی دوا فروش سے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا - بدہضمی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہوجاتی ہیں گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہے - قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ
مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت لینی ہے منگا کر ملاحظہ کیجیو -

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب ۳ ۸

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے اس لئے اسم بامسمیٰ ہے - بالوں کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ منہ لیپنے کی ضرورت نہ صابن یا منہ دھونے کی حاجت - اوپر لگا اُدھر خشک ہو جاتا ہے - ۵ منٹ میں فارغ ہو کر کام پر چلے جاؤ - سردیوں میں نہانے اور دھونے کی تکلیف سے کیسی عجیب نجات دینے والا خضاب ہے - قیمت فی شیشی جو قریباً سال کے کافی ہے مبلغ عا روپیہ - علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہائے سال کے تجربہ میں تیر بہدف ثابت ہوئیں - وہ بھی بنظر خیر الناس من ینفع الناس مل سکتی ہیں - سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ - حبوب آتشک فی درجن ۱ روپیہ - حبوب بواسیر خونی و بادی قیمت فی درجن عہ - سرمہ اکسیر العین فی تولہ ۵ روپیہ - سفوف جریان ۱۲ - حبوب مبہی فی درجن ۲ روپے - نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا ۲ محصولڈاک و خرچ پارسل ہر ایک حالت میں بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ
مینیجر کارخانہ قدرتی خضاب از ملوٹمی راہوالی ضلع گوجرانوالہ

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بائیسواں

رکوع نمبر ۱۶

سورۃ الفاطر تفسیر رکوع ۴

مورخہ ۴ - ستمبر ۱۹۱۰ء

(گذشتہ سے پیوستہ)

ومن الجبال - پہاڑ میں مختلف قسم کی پیداوار ہے - کہیں ہیرا کہیں کنکر اسی طرح قرآن سننے والوں کے کئی رنگ ہیں -

ومن النّاس - اب کھول کر بیان فرمایا ہے کہ آدمیوں میں ہی مجدّد - آدمیوں ہی ولی - آدمیوں ہی سے نبی - پھر آدمیوں ہی سے فاسق فاجر تک ہوتے ہیں -

العلمٰٓؤا - ان لوگوں میں سے عالموں کا نشان بتاتا ہے کہ انکی گفتار - کردار میں خشیۃ اللہ پائی جاتی ہے -

کوئی جیالجی جاننے والا ہو یا اسٹرانمر ہو یا منطقی ہو یا نجومی یا طبیب خدا کے نزدیک عالم وہ ہے - جو خشیۃ اللہ رکھے -

یرجون تجارۃ لن تبور - مؤمن وہی ہے جو ایسی تجارت کرے جسمیں ٹوٹا نہیں - عارضی و نمائشی چیزوں پر اتنا روپیہ نہیں صرف کرتا .. ایک بزرگ ایک دعوت میں گئے - معمولی کپڑے تھے - کسی نے نہ پوچھا - پھر آپ خوب لباس پہن کر گئے - تو سب نے تعظیم دی - آپ بھی شوربہ وغیرہ کی رکابی اپنے چغے پر الٹنے لگے - حاضرین نے تعجب کیا - تو جواب دیا - مجھے تو کسی نے پوچھا نہیں - یہ دعوت تو میرے کپڑوں کی ہے انہی کو کھلاتا ہوں -

فمنھم ظالم لنفسہ - برگزیدوں کی تین حالتیں بتاتا ہے - بعض اوقات نفس پر جبر کرکے بدی یا ممنوع شے سے رکنا پڑتا ہے - بلکہ نیکی کرنے کے لئے بھی نفس پر بہت کچھ ظلم کرنا پڑتا ہے مثلاً تہجد پڑھنے کے لئے اٹھنے کے واسطے بہت کچھ نفس پر دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہے - پھر اس حالت سے نکلکر میانہ رو ہو جاتا ہے پھر نیکیوں کو لپک لپک کر لیتا ہے -

مورخہ ۵ - ستمبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ رکوع ۱۶)

سورۃ الفاطر رکوع ۴

انسان عالم کبیر ہے - اور کائنات عالم صغیر یا کائنات عالم کبیر اور انسان عالم صغیر کچھ بھی ہو - انسان کو چاہیئے - کہ خدا کی دی ہوئی قوتوں کو برمحل خرچ کرے - اگر ایسا کریگا - تو بہشتی زندگی کا نمونہ اسی دنیا میں دیکھیگا -

یحلون فیھا - دنیا میں بھی اس جنت کا نمونہ صحابہؓ نے دیکھا - ان کو قیصر و کسریٰ کے گھرانوں کے زیور دئے گئے -

وھم یصطرخون - بدیوں کا ارتکاب کرکے جب اس کا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے - تو بدکار چیختا ہے کہ مثلاً اس سوزاک و آتشک سے رہائی ہو -

مورخہ ۶ - ستمبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ - رکوع ۱۷)

سورۃ فاطر رکوع ۵

غیب السمٰوات والارض - غیب - رضاء الٰہی کی راہیں

(۲) جو موجود ہوکر معدوم ہوگئی ہیں یا ہنوز عدم میں ہیں اور وجود میں نہیں آئیں -

فعلیہ کفرہ - انکار کا برا نتیجہ پاتا ہے -

مقتاً - اللہ تعالیٰ کی ناراضی -

ارأیتم - بتاؤ تو سہی

ان تزولا - بعض دمدار ستارے ایسے ہیں کہ ان کی دم کی ٹکر سے زمین ٹکڑے ہو جاوے -

المکر السیّئ - مکر کے ساتھ سیّئ لگانا اس بات کا ثبوت ہے کہ مکر کے معنے برے نہیں - جبھی تو اس کے ساتھ سیّئ لگایا -

سنۃ اللہ - سنت اللہ اور سنت للّٰہ میں فرق ہے - غلام زید - زید کا خاص غلام - غلام لزید - خاص غلام نہیں کوئی ایک -

یہاں سورہ فاطر کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورہ یٰس رکوع ۱

پارہ ۲۲ رکوع ۱۸

مورخہ ۹ - اکتوبر ۱۹۱۰ء

اس سورہ مین حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نبوت - قیامت کا ثبوت احیاء کی کامیابی - اعداء کی ناکامی کا بیان ہے۔

یٰس - اے انسان کامل - اے سردار - کامل انسان جو بات کہتا ہے وہ سچی ہوتی ہے - بڑے بڑے سردار بھی جھوٹ نہین بولتے۔

والقرآن الحکیم - انسان کامل ہونا اور پھر حق و حکمت سے بھری ہوئی کتاب تیرے مرسل ہونے کا ثبوت ہے - پھر لمن المرسلین خود اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کوئی صداقت و حکمت کی بات نہین - جو تو نہین لایا - اور تو اگلے نبیوں کے طرز پر ہے۔

علی صراط مستقیم - وہ راہ جس پر چلنے سے انسان خدا کے حضور پہنچ جاتا - اور ادھر ادھر ہونے سے مشکلات مین پڑتا ہے - تو اس پر ہے یہ بھی صداقت کا ثبوت ہے۔

تنزیل العزیز الحکیم - یہ اور ثبوت ہے - قرآن اور اوس کے لانے والے کی صداقت کا - کیونکہ مومنون کے شامل حال رحمت باری تعالےٰ ہوگی اور کفار پر عذاب آئے گا۔

ما انذر آباؤھم - قریب زمانہ یعنی ان کے باپ دادا مین ہی نہین آیا چونکہ یہ لوگ غافل ہوگئے اور خدا تعالےٰ کو بھول کر بت پرستی مین محو ہو گئے اس لئے ضروری تھا - کہ ان مین کوئی نبی آوے۔

اس زمانہ مین بھی امراء - علماء - فقراء تینون مسلمان قوم کی حالت ایسی تھی تو خدا کا فرستادہ آیا۔

فی اعناقھم اغلالا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قید مین جب کفار آئے تو یہی حالت تھی - اور اس طرح ظاہری طور پر بھی یہ بات پوری ہوئی۔

بین ایدیھم سدا - آگے بڑھ نہین سکتے کہ اسلام لائین پیچھے ہٹ نہین سکتے - کہ عذاب سے بچ جاوین - اور یہ اس لئے کہ ان کے نزدیک ڈرانا نہ ڈرانا برابر یکسان ہے - اور وہ ایمان نہین لاتے۔

مورخہ ۱۰ - اکتوبر ۱۹۱۰ء

پارہ ۲۲ رکوع ۱۹

(سورہ یٰس رکوع نمبر ۲)

ہزارہا لوگون نے جانا - جاپان انگلستان کو نہین دیکھا - مگر وہ ان کی ہستی پر محض شنید سے یقین رکھتے ہین بلکہ ان کے وجود پر قسم کھا سکتے ہین - پھر بعض واقعات کو صرف ایک گواہی پر تسلیم کیا جاتا ہے - مثلاً کسی کا اپنے باپ کا بیٹا ہونا جس کے لئے صرف اس کی ماں کی گواہی ہے - پھر فلاسفرون کے اقوال مین اتنا اختلاف ہے کہ کسی صورت مین نہین ملتا - مگر انبیاء کی جماعت ایسی جماعت ہے کہ باوجودیکہ وہ آپس مین نہین ملے اور مختلف زمانون مین ہوئے ہین پھر بھی وہ اللہ ایک ہے پر اجماع رکھتے ہین - اس شہادت کو نہ ماننا کیسی بے ایمانی ہے - ایک عورت کی گواہی مان لینے والے اتنی بڑی راستباز جماعت کی مجموعی گواہی کو نہ مانین تو بہت بے انصافی ہے - پھر وہ لوگ بھی موجود ہین - جنھون نے خدا سے خود باتین کی ہین - ان کی باتین نہ مانین مگر فلاسفرون کی باتین باوجود اس قدر اختلاف کے مان لین - تعجب ہے۔

مثلاً - عجیب بات۔

اصحٰب القریۃ - مصر جہین حضرت موسیٰ و ہارون گئے۔

بثالث - تیسرا عظیم الشان رسول بھیجا۔

ما انزل الرحمٰن من شیءٍ - برہمون کا بھی یہی عقیدہ ہے یہ لوگ تمام راستبازون کو جھوٹا سمجھتے ہین - ان کی گندہ تعلیم سب سے زیادہ خطرناک ہے - جن لوگون نے سچائی کے پہچاننے کے لئے اپنے آرام اپنی اولاد اپنا جاہ و جلال اپنے وطن کو چھوڑ دیا اور اپنی جانین قربان کر دین ان کو جھوٹ اور دروغ مصلحت آمیز سمجھنا حد درجے کی بے باکی ہے۔

کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین چند گھنٹے ٹھہرنے والے کی نسبت بھی یہ ثابت نہین ہو سکا کہ اس نے روایت مین جھوٹ بولا اور نہ دنیا کی مجموعی طاقت ایسے اتہام کو ثابت کر سکتی ہے پس جس نبی مین یہ نفوذ ہو کہ اس کی صحبت آدمی کو اعلےٰ درجہ کا راستباز بنا دے کیا وہ جھوٹا ہو سکتا ہے - یا جھوٹ بولتا ہے - اور جھوٹ بھی خدا پر - خدا نے کچھ وحی نہین کی - اور وہ کہے مجھ پر وحی ہوئی ہے۔

البلٰغ المبین - کھول کر بات پہنچا دینا

تطیرنا - ہم نے بڑے دکھ دیکھے ہین تمہارے سبب سے - واقعی جب نبی آتا ہے طاعون قحط، ہیضہ اور ہر قسم کی بلائین آتی ہین - اسمین ایک منشاء ایزدی ہوتا ہے - وہ یہ کہ لعلھم یتضرعون - یعنے شوخی بے باکی سے باز آکر خدا کے حضور گریہ زاری کرین۔

اخذنا اھلھا بالبأساء والضراء لعلھم یتضرعون - اس سے طائر کا مسئلہ بھی حل ہوتا ہے - جہان انسان جاوے اس کے ساتھ چیل کوّے جاتے نظر آوین تو یہ تخمندی کا نشان ہے - (۲) اسی طرح ہوا کا رخ اوس ہو جدھر سے یہ جاوے - تو یہ بھی کامیابی کا تفاول ہے (۳) جانور بیٹھ جاوے جس پر سوار ہون (جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی حدیبیہ مین بیٹھ گئی) - تو یہ بھی اچھا نشان ہے۔

مسرفون - خطاکار۔

یہان بائیسوین پارے کے نوٹ ختم ہوئے